مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جولائی / 2025ء

وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ ہُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی (المائدۃ آیت 8)

اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے

اس شمارہ میں خاص

غیر مسلموں کے حقوق۔ اسلامی ریاست میں اقلیتوں کا تحفظ

غریب، یتیم اور مظلوم کے حقوق۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اسلام میں عورتوں کے حقوق

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ حیدر آباد تیلنگانہ کے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے مناظر

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ عثمان آباد مہاراشٹرا کے سالانہ لوکل اجتماع کے کامیاب انعقاد کی چند تصاویر

مجلس خدام الاحمدیہ بینگلور کرناٹک کی طرف UNFILTERED COFFEE اور تبلیغ ٹریننگ کا میاب انعقاد

صوبائی سطح پر مجلس خدام الاحمدیہ وارنگل تیلنگانہ کی طرف سے فضل عمر کرکٹ ٹورنامنٹ کے انعقاد کی چند تصاویر

ماہنامہ   از قادیان دار الامان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی ﷺ	3
کلام الامام المہدیؑ / امام وقت کی آواز	4
خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 28/فروری 2025ء	5
غیر مسلموں کے حقوق۔ اسلامی ریاست میں اقلیتوں کا تحفظ	8
غریب، یتیم اور مظلوم کے حقوق۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں	12
عورتوں کے حقوق	15
گوشۂ ادب	17
بنیادی مسائل کے جوابات	18
فتاویٰ حضرت مصلح موعودؓ	20
Diary Dose	21
بزم اطفال	22
ملکی رپورٹس	25
Health & Fitness	26
سائنس کی دنیا	27
A timeless Framework beyond the UN Charter	30
Islamic foundation of Human rights	
A shining Example	33
Islam and Human rights in times of war	
Summary of the Friday Sermon	40

جولائی 2025ء

محرم، صفر 47/1446 ہجری قمری

وفا 1404 ہجری شمسی

نگران

شمیم احمد غوری

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

نیاز احمد نائیک

نائب ایڈیٹر

فواد احمد ناصر، احسان علی او کے

مصور احمد مسرور

مینیجر

مدثر احمد گنائی

مجلس ادارت

بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار،

سید گلستان عارف

مقام اشاعت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 220 روپیہ، بیرون ملک ::50 1 $

قیمت فی پرچہ: 20 روپیہ

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

موجودہ دَور میں انسانی حقوق کی پامالی اور اسلامی تعلیمات

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ اسلام کی آفاقی تعلیمات کی روشنی میں دنیا کو عدل، احسان اور اعلیٰ اخلاق کی طرف بلاتی ہے۔

عصر حاضر میں اگرچہ انسانی حقوق کے تحفظ کے بلند دعوے کیے جا رہے ہیں، لیکن عملی دنیا میں ہمیں بہت سی جگہوں پر بنیادی انسانی اقدار مجروح ہوتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ معاشرتی عدم مساوات، بنیادی آزادیوں پر قدغن، کمزور طبقات کے حقوق کی نظراندازی، اور اخلاقی اقدار میں کمی ــــ یہ سب اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ انسانیت ایک راہنمائی کی متلاشی ہے۔

ایسے میں اسلام کی تعلیمات ایک روشن مینار کی مانند ہیں جو ہر دَور کے انسان کو اس کی حیثیت، مقام اور ذمہ داریوں کا شعور بخشتی ہیں۔

اسلام اور انسانی اقدار

اسلام نے ہر انسان کی جان، مال، عزت، اور آزادی کو محترم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

”جس نے ایک جان کو بغیر کسی قصور کے قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا، اور جس نے ایک جان کو بچایا گویا اس نے تمام انسانوں کو بچایا۔“ (المائدہ: ۳۲)

اسلام نے مذہب، رنگ، نسل اور قومیت سے بالا ہو کر انسانی برابری کا تصور پیش کیا۔ سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔“ (الحجرات: ۱۳)

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں واضح طور پر اعلان فرمایا کہ:

کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔

اسلام نے عورت کو باعزت مقام دیا، یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کے حقوق مقرر کیے، اور عدل کو ہر معاملے میں لازم قرار دیا۔

جماعت احمدیہ کا کردار

جماعت احمدیہ ان تعلیمات کو آج دنیا کے سامنے ایک عملی نمونہ کے طور پر پیش کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔“

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۱۹)

آپؑ نے انسانی خدمت، امن، رواداری اور عدل کو اپنے مشن کا بنیادی حصہ بنایا۔ اسی مشن کو خلفاء سلسلہ نے اپنی ہدایات، عالمی پیغامات اور عملی نمونوں سے جاری رکھا ہے۔

پس آج کی دنیا اگر حقیقی امن، مساوات، اور انسانی احترام کی متلاشی ہے تو اُسے قرآن کریم اور اسوۂ رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ جماعت احمدیہ، خلافتِ احمدیہ کی راہنمائی میں، انسانیت کو انہی تعلیمات کی طرف دعوت دے رہی ہے ــــ جو نہ صرف دلوں کو جوڑتی ہیں بلکہ معاشروں کو نکھارتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پاکیزہ تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو حقیقی امن وسکون عطا کرے۔ آمین۔

سلیق احمد نائک

اَلْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا ○ (بنی اسرائیل آیت 24)

ترجمہ: اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

اسلام نے والدین کی خدمت کے لئے خاص ہدایات دی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے ۔۔۔۔۔۔ جس شخص کو اپنے والدین میں سے کسی کی خدمت کا موقع ملے اور پھر بھی اس کے گناہ نہ معاف کئے جائیں تو خدا اس پر لعنت کرے مطلب یہ کہ نیکی کا ایسا اعلیٰ موقعہ ملنے پر بھی اگر وہ خدا کا فضل حاصل نہیں کر سکا۔ تو جنّت تک پہنچنے کے لئے ایسے شخص کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔۔۔۔۔۔ اس آیت میں یہ بھی اشارہ کر دیا کہ انسان بالعموم والدین کی ویسی خدمت نہیں کر سکتا جیسی کہ ماں باپ نے اس کی بچپن میں کی تھی۔ اس لئے فرمایا کہ ہمیشہ دُعا کرتے رہنا کہ اے خدا تو ان پر رحم کرتا کہ جو کسر عمل میں رہ جائے دُعا سے پوری ہو جائے۔ (تفسیر کبیر جلد 8، صفحہ نمبر 211، ایڈیشن 2004)

إِنْفَاخُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ.

(صحیح بخاری کتاب الادب حدیث نمبر 5973)

عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَقَالَ: بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

(صحیح بخاری کتاب الادب حدیث نمبر 6005)

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا کہ میں نے سہل بن سعدؓ سے سنا، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا۔

کَلَامُ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ ؑ

سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے۔ جس کا کل اسلامی دُنیا پر اثر ہے۔ آپؐ ہی کی غیرت نے پھر دُنیا کو زندہ کیا۔ عرب جن میں زنا، شراب اور جنگ جوئی کے سوا کچھ رہا نہ تھا اور حقوق العباد کا خون ہو چکا تھا۔ ہمدردی اور خیر خواہی نوعِ انسان کا نام ونشان تک مِٹ چکا تھا اور نہ صرف حقوق العباد ہی تباہ ہو چکے تھے بلکہ حقوق اللہ پر اس سے بھی زیادہ تاریکی چھا گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پتھروں، بوٹیوں اور ستاروں کو دی گئی تھیں۔ قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ عاجز انسان اور انسان کی شرمگاہوں تک کی پوجا دُنیا میں ہو رہی تھی۔ ایسی حالتِ مکروہ کا نقشہ اگر ذرا دیر کے لیے ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آجاوے، تو وہ ایک خطرناک ظلمت اور ظلم وجور کے بھیانک اور خوفناک نظارہ کو دیکھے گا۔ فالج ایک طرف گرتا ہے، مگر یہ فالج ایسا فالج تھا کہ دونوں طرف گراتا تھا۔ فساد کامل دُنیا میں برپا ہو چکا تھا۔ نہ بحر میں امن وسلامتی تھی اور نہ بر پر سکون وراحت۔ اب اس تاریکی اور ہلاکت کے زمانہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ آپؐ نے آکر کیسے کامل طور پر اس میزان کے دونوں پہلو درست فرمائے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے اصلی مرکز پر قائم کر دکھایا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 356 ایڈیشن 1988ء)

امام وقت کی آواز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی فرمایا کہ گالی مت دو خواہ دوسرا شخص گالی دیتا ہو۔ اور یہی گُر ہے جس سے مومن کی زبان ہمیشہ صاف رہتی ہے۔ ایک مومن کو تو ہمیشہ پاک زبان کا استعمال کرنا چاہئے۔ گالی کی تو اس سے توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔ اپنے آپ کو کسی کی گالی سن کر پھر اس سے روکنا نہ صرف زبان کو پاک رکھتا ہے بلکہ ذہن کو بھی بہت سے غلط کاموں کے کرنے سے بچاتا ہے۔ گالی سن کر انسان کا فطری ردّعمل یہی ہوتا ہے کہ انسان غصے میں آجاتا ہے اور اس کے ردّعمل کے طور پر بھی جس کو گالی دی جاتی ہے یا بُرا بھلا کہا جاتا ہے، وہ بھی اسی طرح الفاظ دوسرے پر الٹاتا ہے۔ پس جب یہ ارادہ ہو کہ انہی الفاظ میں جواب نہیں دینا جو غلط الفاظ دوسرے نے استعمال کئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے، تو یہ بہت بڑی نیکی ہے اور یہ نیکی ایک بہت بڑے مجاہدے سے حاصل ہوگی۔ یہ آسان کام نہیں ہے۔ اور یہ مجاہدہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک خدا تعالیٰ پر کامل ایمان نہ ہو اور ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو اور پھر یہی چیز ہے جس سے صبر کے معیار بڑھیں گے۔ ایک مومن کو تو یہ ضمانت میسر ہے کہ اگر کسی کی غلط زبان پر یا غلط بات پر یا غلط حملوں پر تم صبر کرتے ہو تو فرشتے جواب دیتے ہیں۔ جب فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ڈھال بھی بنا دیا ہے اور ہماری طرف سے جواب دینے کے لئے بھی مقرر کر دیا ہے تو پھر اس سے بہتر اور کیا سودا ہوگا۔

(خطبہ جمعہ 10/ اگست 2007ء)(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل لندن مورخہ 31/ اگست تا 6 ستمبر 2007ء ص 5 تا 8)

خطبات و خطابات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ مارچ ۲۰۲۵ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم رمضان کے دوسرے عشرے میں سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا رمضان سے ایک خاص تعلق بیان فرمایا ہے۔ ایک خاص نسبت بیان فرمائی ہے اور فرمایا کہ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِيۡۤ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ۔ (البقرۃ:۱۸۶) یہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لیے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشان کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

قرآن کریم کی اہمیت اور نسبت رمضان کے ساتھ بہت زیادہ ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور قرآن کریم کو پڑھنے، سننے اور درسوں میں شامل ہونے وغیرہ کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

بہت سارے لوگ ہیں جن کو عربی نہیں آتی۔ قرآن شریف کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتے تو ترجمے اس کے موجود ہیں۔ تلاوت کے ساتھ ان ترجموں کو پڑھنا چاہیے۔ درسوں کے دوران ہمیں غور کرنا چاہیے۔ خلفاء جو بیان کرتے رہے ان کے خطبات ہیں اور اسی طرح درسوں پہ بھی یہ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے ہمارے علم میں اضافہ ہو گا۔

پس جیسا کہ میں نے کہا کہ

ترجمہ اور درس سن کر ہمیں اس پر عمل کرنے والا ہونا چاہیے۔ قرآن کریم نے جو احکامات دیے ہیں، جو تعلیم دی ہے اس پر ہم عمل کرنے والے ہوں۔ اگر صرف سن کر اسے بھول گئے۔ پڑھا اور پھر توجہ نہ دی تو پھر وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو قرآن کریم سے ہم حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”اس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانہ میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا۔“ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۷ مطبوعہ ۱۹۸۴ء)

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں، یہ خیال کرتے ہیں کہ قرآن کریم بہت مشکل کتاب ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ (القمر:۱۸) اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔ پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے والا؟

پس یہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے، یہ اس کا دعویٰ ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ وہ اس کی فطرت کو جانتا ہے، اس کے حالات کو جانتا ہے، اس کی استعدادوں کو جانتا ہے۔ فرماتا ہے کہ مَیں نے تو قرآن کریم میں آسان تعلیم دی ہے اس پر عمل کرنے کے لیے تمہیں کوشش تو بہرحال کرنی پڑے گی اور اگر کوشش کرو گے تو پھر تم کامیاب بھی ہو جاؤ گے اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہو گے۔ پس تمہیں نصیحت یہی ہے کہ اس پر عمل کرنے کے لیے اپنی طرف سے پوری کوشش کرو صرف نام کے مسلمان نہ بنو۔

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیں جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے اور ہمیں اس طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم ہی وہ تعلیم ہے جو ہمیں کامیابیوں سے سرفراز کرنے والی ہے اور کامیابیاں ہمیں اسی سے ملیں گی کہ اگر ہم اس کی تعلیم پر عمل کریں گے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کریں گے۔

اگر کامیابی حاصل کرنی ہے تو قرآن کریم کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے اور پھر اگر قرآن کریم ہاتھ میں نہیں ہے، قرآن کریم پر عمل نہیں ہے تو پھر باوجود مسلمان ہونے کے کوئی کامیابی نہیں مل سکتی۔

پس ہر احمدی کو اپنی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لیے یہ نسخہ آزمانا چاہیے جس سے دین بھی سنور جائے اور دنیا بھی حاصل ہو جائے۔

مسلمانوں میں آجکل جو جھگڑے ہیں۔ فساد ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹی جا رہی ہیں۔ الزام تراشیاں کی جا رہی ہیں۔ حکومتیں عوام سے لڑ رہی ہیں عوام حکومتوں سے لڑ رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی قتل و غارت ہو رہی ہے۔ بغاوتیں ہو رہی ہیں۔ یہ سب اس لیے ہے کہ قرآن کریم پر عمل نہیں ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت صہیبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کے محرّمات کو عملاً حلال سمجھ لیا اس کا قرآن پر کوئی ایمان نہیں۔

(سنن الترمذی کتاب فضائل القرآن عن رسول اللہؐ باب من قرأ القرآن ... حدیث ۲۹۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’انسان کو چاہیے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے۔‘‘ سنوار کے پڑھنے کی وضاحت یہ ہے کہ جب دعا کا مقام آوے تو دعا کرے۔ ’’اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔‘‘ قرآن کریم میں دعائیں آتی ہیں تو ان موقعوں پر دعا کرے اور قرآن شریف میں بہت ساری دعائیں ہیں انبیاء نے ہی مانگی ہیں تو ان دعاؤں میں وہاں اللہ تعالیٰ سے جو مانگا گیا ہے فرمایا کہ انسان خود بھی کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ دے اور فرمایا کہ ’’اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔‘‘ (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۶۵-۲۶۶ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

قوموں کی تباہیوں کا ذکر ہے کہ ان میں کیا کیا بداعمالیاں تھیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پکڑا۔ جب ایسا مقام آئے تو انسان ان سے استغفار بھی کرے اور بچنے کی کوشش بھی کرے۔ جب ہم یہ کریں گے تو بہت ساری برائیوں سے ہم خود بخود ہی بچتے چلے جائیں گے۔

رمضان کے مہینے میں جو قرآن کریم پڑھیں تو ان چیزوں پر غور کریں اور پھر اس تعلیم کو مستقل پھیلانے کے لیے سارا سال ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔‘‘ (انجام آتھم، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۵)

آپؑ نے فرمایا ’’قرآنِ شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۲۔ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

آپؑ نے فرمایا۔ یہ فخر قرآنِ مجید کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کو دور کرنے کا طریق بھی بتا دیا ہے۔ اس لیے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے مطابق رکھنے کی کوشش کرو۔ اور قرآن کریم کو پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں

کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھ لو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۷-۵۸ ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

پس یہ وہ باتیں ہیں جن پر ایک مومن کو عمل کرنا چاہیے اور جب ہم اس طرح عمل کریں گے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کی تعلیمات سے فیض اٹھانے والے ہوں گے اور اپنی زندگیوں کو سنوارنے والے بنیں گے اپنی نسلوں کو سنوارنے والے بنیں گے اور جب یہ ہو گا تو پھر ہم اس مقصد کو حاصل کرنے والے بھی بن جائیں گے جو ہماری پیدائش کا ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اور ہماری زندگیاں کامیاب ہوں گی، ہماری نسلیں بھی کامیابی سے گزریں گی۔

پس ان دنوں میں، رمضان کے دنوں میں خاص طور پر جب ہم قرآن کریم کی طرف توجہ دے رہے ہیں تو ساتھ ساتھ یہ بھی عہد کریں کہ ہم یہ توجہ ہمیشہ قائم رکھیں گے اور ہمیشہ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ رکھیں گے۔ اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ رکھیں گے اور اپنے بچوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین کریں گے۔ نہ صرف یہ کہ ایک دفعہ آمین کرائی اور اس کے بعد معاملہ ختم ہو گیا۔ نہیں بلکہ اب قرآن کریم ہمارے لیے ایک ایسی کتاب ہو گی جو ہماری ہدایت کا ذریعہ ہے اور ہمیں ہمیشہ صحیح راستوں پر اور تقویٰ پر چلانے کے لیے ایک کامل لائحہ عمل ہے اور جب یہ ہو گا تو پھر ہماری زندگیاں ہمیشہ کامیاب رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے کہ ہم اس رمضان میں جہاں اس کی تلاوت کریں وہاں اس کو سمجھنے کی بھی کوشش کریں اور اس پر عمل کرنے کا عہد کریں اور آئندہ بھی اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور سارا سال اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

H.A. GHOURI
9848955134
7013492780
GHOURI ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
Suppliers of All Spare Parts of Rolling Shutters Specialist in: Gear & Remote Shutters
SHOP NO 5-6, YERRAKUNTA, OPP. TOTAL GAZ PUMP,PAHADI SHAREEF ROAD HYDERABAD (T.S.)

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram,SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

غیر مسلموں کے حقوق

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کا تحفظ

شیخ ریحان مربی سلسلہ قادیان

’’اسلام‘‘ امن و سلامتی کا عظیم علَم بردار ہے، اس کی نگاہ میں بنی نوع انسان کا ہر فرد، بلاتفریقِ مذہب وملّت احترام کا مستحق ہے۔

اسلام ان تمام حقوق میں، جو کسی مذہبی فریضہ اور عبادت سے متعلق نہ ہوں ان کا تعلق ریاست کے نظم و ضبط اور شہریوں کے بنیادی حقوق سے ہو غیر مسلم اقلیتوں اور مسلمانوں کے درمیان عدل و انصاف اور مساوات قائم کرنے کا حکم دیتا ہے۔قرآن میں ان غیرمسلموں کے ساتھ، جو اسلام اور مسلمانوں سے عداوت نہ رکھتے ہوں اور نہ ان کے خلاف کسی شازشی سرگرمی میں مبتلا ہوں تو ایسے لوگوں کے لئے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خیر خواہی، مروت، حسن سلوک اور رواداری کی تعلیم دی ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ تاکیدی ہدایت کی ہے۔

اسلامی ریاست میں تمام غیرمسلم اقلیتوں اور رعایا کو عقیدہ، مذہب، جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ضمانت حاصل ہوگی۔ وہ انسانی بنیاد پر شہری آزادی اور بنیادی حقوق میں مسلمانوں کے برابر شریک ہوں گے۔قانون کی نظر میں سب کے ساتھ یکساں معاملہ کیا جائے گا، بحیثیت انسان کسی کے ساتھ کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ جزیہ قبول کرنے کے بعد ان پر وہی واجبات اور ذمہ داریاں عائد ہوں گی، جو مسلمانوں پر عائد ہیں، انہیں وہی حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور ان تمام مراعات وسہولیات کے مستحق ہوں گے، جن کے مسلمان ہیں۔

قارئین کرام!! اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و فہم عطا کی ہے، تاکہ وہ اندھا بہرا ہو کر کسی چیز کو قبول نہ کرے۔ اللہ پر ایمان و یقین یعنی توحید اسلام کا سب سے بنیادی ستون ہے مگر اس توحید کے ماننے میں بھی قرآن پاک عوام الناس کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور اس کی عقل کو جامد اور اپنے ماحول کا پابند کرنے کے بجائے وہ اس وسیع وعریض دنیا اور پوری کائنات کی وسعت پر غور کرنے پر ابھارتا ہے، اس لیے کہ جب انسان کائنات کی تخلیق اور اس کے نظام پر غور کرے گا تو اس کی عقل وفہم وحدانیت ماننے پر اسے مجبور کریں گے اور وہ خود بخود پکار اٹھے گا کہ اس کائنات کا ایک ہی خالق و مالک ہے، قرآن کی سیکڑوں آیتوں میں اسے غور وفکر پر ابھارا گیا ہے۔

جب خیبر فتح ہوا تو یہودی بستیوں پر غلبہ حاصل کر لینے کے بعد ان پر جزیہ لگایا گیا جو ایک تاوان جنگ کی سی صورت میں تھا۔ اس کے بعد اسلامی حکومت میں وسعت ہوئی اور مسلمانوں کو ۱۰ھ کے آتے آتے تمام جزیرۃ العرب پر غلبہ حاصل ہوگیا، اب غیر مسلم رعایا کا مسئلہ پیدا ہوا تو اسلامی تاریخ میں یہ حقائق موجود ہیں کہ اسلامی ریاست میں غیرمسلموں کو تمام بنیادی حقوق عطا کیے گئے۔ دنیا کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ فاتح قوم نے کبھی بھی مفتوح اقوام کو اپنے برابر کے حقوق نہیں دیئے، زمانۂ قبل از تاریخ سے آج تک کی تاریخ میں ایسے ہزارہا واقعات مل جائیں گے کہ فاتح قوم نے نہ صرف یہ کہ مفتوح قوم کو غلام بنایا، بلکہ ان کے مذہب، ثقافت اور معیشت تک کو برباد کیا۔

انسانی فطرت سے اس کی توقع کی جاسکتی تھی کہ مسلمان جب غالب ہوگئے تھے اور جزیرۃ العرب میں بسنے والے دیگر مذاہب کے پیروکار جو ان کے رسول ﷺ اور دین کو نہیں مان رہے تھے اور ہمیشہ سے ان سے برسرِپیکار رہے تھے، ایسے میں مسلمان ان سے کم از کم بہت نرم برتاؤ بھی کرتے تو ان کو اپنا آبائی دین چھوڑ کر اسلام قبول کرنے کے لیے مجبور کرسکتے تھے، اس لیے کہ وہ

غالب تھے۔

یہاں پر بھی قرآن حکیم نے صاف صاف بتادیا کہ مسلمان غالب ہوں یا مغلوب، ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مذہب کے پیروکار کو جبراً مسلمان بنائیں، ارشاد ہوا ''لا اکراہ فی الدین''۔ یہ ایک بنیادی اصول بتادیا گیا ہے کہ دین کے قبول کرنے میں یا کسی دین کو رد کرنے میں کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ اور خلفائے راشدینؓ کے دور خلافت میں کوئی ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی جس سے اسلام کی تبلیغ میں زور، جبر، یا تشدد استعمال کیا گیا ہو ثابت ہوتا ہے۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے کہ دین کے بارے میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ اس کے علاوہ اگر اللہ تعالیٰ جس نے پورے کائنات کو پیدا کیا اگر وہ چاہتا تو سب کو مومن بنا دیتا۔

جو لوگ جنگ کے بغیر، یا دوران جنگ میں اطاعت قبول کرنے پر راضی ہو جائیں اور حکومت اسلامی سے مخصوص شرائط طے کرلیں، ان کے لیے اسلام کا قانون یہ ہے کہ ان کے ساتھ تمام معاملات ان شرائط صلح کے تابع ہوں گے جو ان سے طے ہوئی ہوں۔ دشمن کو اطاعت پر آمادہ کرنے کے لیے چند فیاضانہ شرائط طے کرلینا اور پھر جب وہ پوری طرح قابو میں آجائے تو اس کے ساتھ مختلف برتاؤ کرنا آج کل کی مہذب قوموں کے سیاسی معمولات میں سے ہے مگر اسلام اس کو ناجائز بلکہ حرام اور گناہ عظیم قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ جب کسی قوم کے ساتھ کچھ شرائط طے ہو جائیں (خواہ وہ مرغوب ہوں' یا نہ ہوں) تو اس کے بعد ان شرائط سے یک سر مُو تجاوز نہ کیا جائے بلالحاظ اس کے کہ فریقین کی اعتباری حیثیت اور طاقت وقوت (relative position) میں کتنا ہی فرق آجائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا فَتَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُوْنَكُمْ بِاَمْوَالِهِمْ دُوْنَ اَنْفُسِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ قَالَ سَعِيْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَيُصَالِحُوْنَكُمْ عَلٰى صُلْحٍ فَلَا تُصِيْبُوْا مِنْهُمْ فَوْقَ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ۔ (ابوداؤد' حدیث ۳۰۲۷)

اگر تم کسی قوم سے لڑو اور اس پر غالب آجاؤ اور وہ قوم اپنی اور اپنی اولاد کی جان بچانے کے لیے تم کو خراج دینا منظور کرلے (ایک اور حدیث میں ہے کہ تم سے صلح نامہ طے کرلے) تو پھر بعد میں اس مقررہ خراج سے ایک حبہ (دانہ) بھی زائد نہ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے ناجائز ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(ابوداؤد، حدیث ۳۰۲۸)

خبردار! جو شخص کسی معاہد پر ظلم کرے گا، یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا، یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بار ڈالے گا یا اس سے کوئی چیز اس کی مرضی کے خلاف وصول کرے گا اس کے خلاف قیامت کے دن میں خود فریادی بنوں گا۔

مذکورہ دونوں احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ ذمیوں کے ساتھ صلح نامے میں جو شرائط طے ہوا ُن میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ نے مفتوحین سے متعلق حضرت عبیدہؓ کو صاف لکھا تھا کہ:

فَاِذَا اَخَذْتَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَلَا شَيْءَ لَكَ عَلَيْهِمْ وَلَا سَبِيْلَ۔

(کتاب الخراج، ص ۸۲)

جب تم ان سے جزیہ قبول کرلو تو پھر تم کو ان پر دست درازی کا کوئی حق باقی نہیں رہتا۔

ذمی کے خون کی قیمت مسلمان کے خون کے برابر ہے۔ اگر کوئی مسلمان ذمی کو قتل کرے گا تو اس کا قصاص اسی طرح لیا جائے گا جس طرح مسلمان کو قتل کرنے کی صورت میں لیا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کیا تو آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک شخص نے ایک ذمی کو قتل کر دیا۔

اس پر آپؐ نے حکم دیا کہ قاتل کو مقتول کے ورثا کے حوالے کیا جائے۔ چنانچہ وہ مقتول کے وارثوں کو دے دیا گیا اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔

ذمی اور مسلمانوں میں فوجداری اور دیوانی قانون یکساں ہے اور اس میں دونوں کا درجہ مساوی ہے۔ جرائم کی جو سزا مسلمان کو دی جائے گی وہی ذمی کو بھی دی جائے گی۔ ذمی کا مال مسلمان چرالے یا مسلمان کا مال ذمی چرالے دونوں صورتوں میں سارق کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔تجارت کے جو طریقے ہمارے لیے ممنوع ہیں وہی ان کے لیے بھی ہیں۔ذمی کو زبان ہاتھ پاؤں سے تکلیف پہنچانا، اس کو گالی دینا مارنا پیٹنا یا اس کی غیبت کرنا، اسی طرح ناجائز ہے جس طرح مسلمان کے حق میں یہ افعال ناجائز ہیں۔

یہاں یہ ذکرمناسب ہے کہ وہ بستیاں جو اسلامی شہروں میں داخل نہیں ہیں، ان میں ذمیوں کو صلیب نکالنے، ناقوس اور گھنٹے بجانے اور مذہبی جلوس نکالنے کی آزادی ہوگی، اگر ان کی عبادت گاہیں ٹوٹ پھوٹ جائیں، تو ان کی مرمت اور ان کی جگہوں پر نئی عبادت گاہیں بھی تعمیر کر سکتے ہیں۔ البتہ ان شہروں میں، جو جمعہ عیدین، اقامت حدود اور مذہبی شعائر کی ادائیگی کے لیے مخصوص ہیں، انہیں کھلے عام مذہبی شعائر ادا کرنے اور دینی و قومی جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی اور نہ وہ ان جگہوں میں نئی عبادت گاہیں تعمیر کر سکتے تھے۔ البتہ عبادت گاہوں کے اندر انہیں مکمل آزادی حاصل ہوگی۔ اور عبادت گاہوں کی مرمت بھی کرسکتے ہیں۔کیونکہ ارشادِ ربانی ہے کہ دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔

بہر حال تاریخ سے واقف کار لوگ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صرف تعلیم ہی نہیں دی بلکہ ان تعلیمات پر عمل کر کے دکھایا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمان حکومتوں کو آنحضرت ﷺ کی پُر امن تعلیمات پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔آمین

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA itel INTEX
XOLO the next level
Infinix The future is Now
TECNO Mobile
spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell : 9902222345
9448333381

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“
(کلام امام الزمان)

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

غریب، یتیم اور مظلوم کے حقوق: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

عثمان احمد استاد جامعہ احمدیہ قادیان

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف عبادات کی تعلیم دیتا ہے بلکہ ایک منصفانہ، پُرامن اور ہمدرد معاشرہ قائم کرنے کی بھی تاکید کرتا ہے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات میں غریب، یتیم، مظلوم، اور کمزور طبقات کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ان کی خدمت، اعانت اور فلاح کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ، صدقات، یتیم پروری اور سماجی انصاف جیسے اصول اسلامی فلاحی نظام کے ستون ہیں۔

غریبوں کے حقوق اور اسلام کا نظامِ زکوٰۃ وصدقات

اسلامی معیشت میں زکوٰۃ ایک مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ زکوٰۃ کا مقصد دولت کی گردش کو یقینی بنانا اور غریبوں کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا (التوبہ: ۱۰۳)

اے نبی! ان کے اموال میں سے صدقہ لے لیا کرو تاکہ ان کو پاک اور بابرکت بناؤ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نماز کے بعد دوسرا حکم زکوٰۃ کا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ جس مال پر ایک سال گزر جائے، اس پر غریبوں اور مسکینوں کی امداد کے لیے چالیسواں حصّہ نکالا جائے۔ اگر اسلامی حکومت ہو تو اس کو وہ حصّہ دیا جائے، اگر نہ ہو تو جو انتظام ہو، اس کو دیا جائے۔“

(فرمودات مصلح موعود دربارہ فقہی مسائل، صفحہ ۱۴۲)

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک کرنے، صالح اور مناسب ہونے، بڑھنے، بہترین اور لائق ہونے کے ہیں، اور یہ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے درمیان تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں آپ کی مجلس میں تشریف لائے اور سوال کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: اسلام کے پانچ ارکان ہیں: (۱) کلمہ طیبہ (۲) اقامۃ الصلوٰۃ (۳) ایتاء الزکوٰۃ (۴) صوم رمضان (۵) حج۔ اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: صَدَقْتَ یا رسول اللہ! آپ نے درست فرمایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے سانپ کی شکل اختیار کرلے گا جو اس کے گلے کا طوق ہوگا۔ پھر وہ سانپ اپنے جبڑوں سے اسے پکڑ لے گا اور کہے گا: میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔“ (بخاری، کتاب الزکوٰۃ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”جماعت میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زکوٰۃ کا نظام رائج نہیں اور ہم اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ جماعت میں زکوٰۃ کا نظام رائج ہے، اس لیے جن پر زکوٰۃ فرض ہے، ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ دینی لازمی ہے، وہ ضرور دیا کریں۔“ (خطبات مسرور، جلد ۵، صفحہ ۱۵۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں:

”زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں سوال ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حکم ہے۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے، ان کو ضرور ادا کرنی چاہیے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بینکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ دینی چاہیے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں، ان پر زکوٰۃ دینی چاہیے۔ جو کم از کم شرح ہے، اس کے مطابق ان زیورات پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، ان کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے، اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔“

(خطبہ جمعہ ۳۱ مارچ ۲۰۰۶ء، خطبات مسرور، جلد چہارم، صفحہ ۱۷۵)

زکوٰۃ صرف مالی عبادت نہیں بلکہ یہ ایک سماجی فریضہ ہے۔

اس کے ذریعے دولت کا توازن برقرار رکھا جاتا ہے تا کہ کوئی فرد بھوک، بیماری یا تنگ سے نہ مرے۔ اسلام نے صدقہ، خیرات، عطیات، اور قرضِ حسنہ جیسے ذرائع کو بھی فروغ دیا تا کہ ہر فرد کی بنیادی ضروریات پوری ہوں۔

یتیم پروری: اسلام کی خاص ہدایت

یتیموں کے حقوق پر اسلام نے خاص طور پر زور دیا ہے۔ یتیم بچپن ہی میں اپنے والد کی شفقت سے محروم ہو جاتا ہے، اس لیے اسلام نے معاشرے کو ذمہ دار ٹھہرایا کہ وہ ان بچوں کی کفالت کرے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ (الضحیٰ: ۹)

پس یتیم پر سختی نہ کرو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أنا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فى الجنَّةِ هكذا، وقال بإصبعيه السبابةِ والوسطى (بخاری)

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے (جیسے یہ دو انگلیاں)۔

اسلام میں یتیم کی پرورش، تعلیم، حفاظت اور وراثتی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ یتیم کا مال کھانے والے پر سخت وعید سنائی گئی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا (النساء: ۱۰)

جو لوگ یتیموں کے مال ناانصافی سے کھاتے ہیں، وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور پیارے بندوں کی ایک خوبی یہ بھی بیان فرماتا ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَّيَتِيمًا وَّأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَّلَا شُكُورًا (سورۃ الدھر: ۹-۱۰)

اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی رضا کے لیے تمہیں کھلاتے ہیں، نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام غرباء پروری میں بہت بڑھے ہوئے تھے اور اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کی طرح تمام مصیبت زدوں اور بے سہارا لوگوں پر دستِ شفقت رکھتے اور کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو لوگ غریبوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں، مجھے ڈر ہے کہ وہ خود مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے، اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کرے اور وحشیوں کی طرح غریبوں کو نہ کچل ڈالے۔''

(ملفوظات، جلد ۴، صفحہ ۴۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔ حضرت میر محمد اسحٰق رضی اللہ عنہ یتامیٰ کی پرورش اور خبر گیری کے لیے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کے لیے ہوسٹل میں آٹا ختم ہو گیا۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ نے فوری طور پر، باوجود شدید علالت کے، تانگہ منگوایا اور مخیر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا، حتیٰ کہ مارچ ۱۹۸۹ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے باقاعدہ طور پر ''کفالت یکصد یتامیٰ'' کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانے کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔

مظلوموں کے ساتھ انصاف اور حمایت

اسلام ظلم کو سختی سے منع کرتا ہے اور مظلوم کی حمایت کو فرض قرار دیتا ہے۔ مظلوم خواہ کسی بھی قوم، مذہب یا طبقہ سے تعلق رکھتا ہو، اسلام اس کے ساتھ کھڑے ہونے کی تلقین کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصر أخاك ظالمًا أو مظلومًا

صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے، لیکن ظالم کی کیسے؟ فرمایا: ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

پھر ایک نیکی مظلوم کی امداد ہے۔بعض ملک اس لیے تباہ ہو گئے کہ ان میں مظلوم کی امداد نہیں کی جاتی تھی۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

اس آیت میں ہر مظلوم کے لیے تسلی اور ہر ظالم کے لیے وعید ہے۔ نیز اس آیت میں ایک مشہور مقولے کی تائید بھی ہے کہ خدا کے ہاں دیر ہے، اندھیر نہیں۔

اسلامی معاشرے میں عدل و انصاف کی بنیاد پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔مظلوم کو انصاف دلانا اسلامی حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

سماجی انصاف: اسلامی ریاست کا نصب العین

اسلام نے معاشرتی انصاف کے قیام پر بار بار زور دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کی اسلامی ریاست میں تمام شہریوں کو برابر کے حقوق دیے۔ اسلام میں نہ نسل، نہ زبان، نہ رنگ اور نہ ہی مال و دولت انسان کی عزت کا معیار ہے، بلکہ تقویٰ معیار ہے۔

قرآنِ کریم فرماتا ہے:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات: ۱۳)

اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

انسانی حقوق کا سنہرا واقعہ ہے۔ رعایا کی جان و مال اور عزت و آبرو کو نقصان پہنچانے والوں کے لیے سخت سزائیں مقرر فرمائیں۔ مادیت پرستی کی بجائے ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کیا۔ جمہوریت، سماجی تحفظ، مذہبی آزادی، حقوقِ نسواں، بین المذاہب ہم آہنگی اور انسانی مساوات جیسے جدید تصورات کا جو شعور اقوامِ متحدہ نے ۱۹۴۵ میں دیا تھا، آپ ﷺ ۱۴ صدیاں قبل ریاستِ مدینہ میں ان کا عملی نمونہ بھی پیش کر چکے تھے۔

دورِ حاضر میں اسلامی معاشروں میں سماجی انصاف کا شدید فقدان ہے جس کی کئی وجوہات ہیں۔ ایک بنیادی وجہ قانون کا غیر مساوی اطلاق ہے۔ عام آدمی عدالتوں میں جانے سے پناہ مانگتا ہے۔ اداروں میں میرٹ کا قتلِ عام ہے۔ اکثر فیصلے پسند ناپسند یا ذاتی بغض و عناد کی بنا پر کیے جاتے ہیں، حالانکہ فرمانِ الٰہی ہے:

کسی قوم کی سخت دشمنی بھی تمہیں اس بات پر برانگیختہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرسکو۔ (سورہ مائدہ: ۸)

الغرض، وہ تمام برائیاں جن کی بنا پر گزشتہ قومیں عذابِ الٰہی کا شکار ہوئیں، وہ آج ہمارے معاشروں میں مختلف پرکشش ناموں کے ساتھ علی الاعلان جاری و ساری ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی شانِ رحمۃ للعالمین ہی کا صدقہ کہ ہم اجتماعی عذاب سے محفوظ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پھر اپنے معاشرے میں انصاف اور عدل اور سچائی قائم کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ اپنے ذاتی معاشرتی اور قومی معاملات سے نکل کر بھی اعلیٰ معیار کا عدل اور انصاف قائم کرنا تمہاری ذمہ داری ہے اور غیر قوموں سے بھی عدل اور انصاف کا سلوک کرتے ہوئے اس کے اعلیٰ معیار قائم کرو۔ اگر دشمنوں کے ساتھ بھی تم نے عدل اور انصاف کے معیار قائم نہ کئے تو خیال کیا جائے گا کہ تم تقویٰ پر چلنے والے نہیں ہو۔ پھر آپ نے سورۃ مائدہ کی آیت ۹ کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۱۰ نومبر ۲۰۱۷ء)

اسلامی سماج میں کوئی فرد بھوکا، بے گھر یا تعلیم سے محروم نہیں رہ سکتا، کیونکہ بیت المال اور زکوٰۃ کا نظام ایسے لوگوں کی کفالت کے لیے قائم کیا گیا ہے۔

اسلام نے غریب، یتیم، اور مظلوم کو صرف مدد کا مستحق ہی نہیں سمجھا بلکہ ان کی خدمت کو عبادت قرار دیا ہے۔ زکوٰۃ، صدقات، یتیم پروری اور سماجی انصاف کے ذریعے ایک ایسا معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے جہاں ہر فرد باعزت زندگی گزار سکے۔ اگر ہم ان تعلیمات پر عمل کریں تو دنیا امن وسکون کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

اسلام میں عورتوں کے حقوق

حافظ سید گلستان عارف استاد جامعہ احمدیہ قادیان

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
گویا تو کنکر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین تو اپنی یاد تو کر! ترکہ میں بانٹی جاتی تھی

اسلام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کو قیدی بنانے کی تعلیم دی اور اس کے حقوق کو زائل کیا۔ جبکہ اسلام نے ہی دنیا کو یہ شعور دلایا کہ عورت ایک قابل تعظیم ہستی ہے اور وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ جیسی بے مثال تعلیم دنیا کو اسلام کے ذریعہ ملی۔ بانیٔ اسلام آنحضرت ﷺ ہی پہلے ایسے مرد ہیں جس نے عورتوں کے حقوق کے لئے آواز بلند کی اور زندگی کے ہر پہلو میں عورتوں کے حقوق کو قائم کر دیا۔ اسلام کی بعثت سے پہلے عورت کو جو خود میراث تھی ورثہ ملنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عورت بدکاری کا آلہ سمجھی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ مشہور قصائد جو سونے کے حروف میں لکھ کر زمانۂ جاہلیت میں خانہ کعبہ میں آویزاں ہوتے تھے ان میں سے بیشتر کا مضمون یہ تھا کہ ہم نے عورت سے یہ سلوک کیا، ہم نے عورت سے وہ سلوک کیا۔ اور سب سے بڑا فخر یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہم نے عورت کو اپنی ہوا و ہوس کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔

اسلام نے ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کے طور پر عورت کی ایسی عزت اور ایسا احترام قائم کیا کہ آج بھی ترقی یافتہ ممالک اپنے قوانین میں عورت کے حقوق کی وہ تحفظ قائم نہ کر سکی۔

لڑکی کی پیدائش پر عرب شرم محسوس کرتے اور اس کو زندہ درگور کرنے کو قابل فخر سمجھتے تھے۔ اس حالت کو بیان کرتے ہوئے قرآن کریم یوں گویا ہے کہ يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ کہ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس (خبر) کی تکلیف کی وجہ سے جس کی بشارت اُسے دی گئی۔ کیا وہ رسوائی کے باوجود (اللہ کے) اُس (احسان) کو روک رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورت ذلت کا باعث نہیں بلکہ باعث عزت اور عزت دلانے کا موجب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا فَلَهُ الْجَنَّةُ مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ یعنی جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی ان کو تعلیم و تربیت دی، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ (بعد میں بھی) حسن سلوک کیا تو اس کے لیے جنت ہے۔ آریہ مذہب والے تو نرینہ اولاد کی پیدائش کو حصول نجات قرار دیتے تھے اور اس کے لئے اپنی عورت کو نیوگ جیسی ذلیل حرکت پر مجبور کر دیتے تھے۔ لیکن اسلام نے مرد کی بہتری کا معیار یہ رکھ دیا کہ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے اچھا ہے۔ اسی طرح عورت کو نجات دلانے کا ضامن قرار دیتے ہوئے فرمایا اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ۔ کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

اسلام نے ایک عورت کو جو مقام دے کر اس کا حق قائم کیا ہے اس بارے میں ایک حدیث آتی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ایک دولت ہے اور عورت کا مقام اس میں بیان فرمایا کہ دنیا کی بہترین دولت نیک عورت ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الرضاعہ باب خیر متاع الدنیا والمراۃ الصالحۃ حدیث 1469)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک الہام خُذُوا الرِّفْقَ الرِّفْقَ فَإِنَّ الرِّفْقَ رَأْسُ الْخَيْرَاتِ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس الہام میں تمام جماعت کے لیے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رِفق اور نرمی سے پیش آویں۔ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدے

میں دغا باز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ بِاَھْلِهٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لیے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ بدخدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔

(ماخوذ از اربعین نمبر 3، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 428 مع حاشیہ)

اور ایک شخص کے سوال پر کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا تیری ماں اور چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تیرا باپ۔آپؐ نے عورت کو خود اپنے شوہر کا انتخاب کرنے کا حق دلایا اور اسی طرح رشتہ میں تلخی پیدا ہونے پر خلع کا بھی حق دیا۔

دین کے معاملہ میں بھی عورت کو پیچھے نہیں رہنے دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہر گز ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ ایک عورت نے جب مردوں کی نیکیوں میں فضیلت کی شکایت کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ: کسی عورت کے لئے اچھی بیوی بننا، خاوند کی رضاجوئی اور اس کے موافق چلنا، مردوں کی ان تمام نیکیوں کے برابر ہے۔

دورِ حاضر میں عورت کے مقام پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔ آج کل دیگر مذاہب اور خاص طور پر مغربی دنیا اسلام پر عورت کے حقوق کو غصب کرنے کا الزام لگاتی ہے، یہاں تک کہ کچھ نئی نسل کے مسلمان بھی کم علمی کی وجہ سے ان الزامات کو کسی حد تک درست خیال کرنے لگتے ہیں۔ آج یہ ترقی یافتہ ممالک جہاں عورت کو بیسویں صدی کی پہلی دہائی تک ووٹ ڈالنے کا حق دینے سے قاصر رہے، وہ 1400 سال قبل جنگِ احد کے موقعہ پر دشمن سے لڑتی حضرت اُمِ عمارہ، جو سرورِ دو جہاں کی حفاظت میں دشمنوں کے ہر وار کو ناکام بنا دیتی ہیں کہ آپؐ یہ پکار اُٹھتے ہیں کہ من یطیق ما یطیقین یا ام عمارہ! یعنی اے ام عمارہ! جتنی طاقت تجھ میں ہے اور کسی میں کہاں ہوگی، کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں۔

جہاں 1900ء تک عورت کے لئے تعلیم، یا کم از کم اعلیٰ تعلیم کے لیے بے شمار رکاوٹیں درپیش تھیں، وہیں 1400 سال قبل جہاں ام المومنین حضرت عائشہؓ مردوں اور عورتوں کو دینی مسائل کے بارے میں وعظ کرتی تھیں اور آپؓ سے 2000 سے زائد احادیثِ نبویؐ مروی ہیں جو کہ تاریخ میں گراں قدر اہمیت رکھتی ہیں۔ اور جہاں 1930ء تک انگلستان، سویڈن، نیوزی لینڈ اور دیگر بیشتر مغربی ممالک میں عورت کو طلاق کے لیے خاوند کے شدید تشدّد، طویل عرصہ کی ذہنی بیماری اور دیگر انتہائی غیر مناسب ثبوت ہونے لازمی تھے۔ آج یہ نام نہاد ممالک جو کہ عورت کو مرد کے مساوی کام کرنے کے باوجود عورت کو برابر تنخواہ تک نہیں دے سکے وہ اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں جس نے گھر بیٹھی عورت کو گھر کی ملکہ بنادیا اور بن مانگے اس کو وہ حقوق دیئے جن کے حصول کے لئے مغرب میں اور ساری دنیا میں آج تک عورتیں کوشش کر رہی ہیں۔ یقیناً نہیں کر سکتے اور کبھی کر بھی نہیں سکیں گے جب تک آپؐ کی دی ہوئی مکمل تعلیم کی پیروی نہیں کرتے۔

ایک امریکی مصنف جان ڈیون پورٹ اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں۔

"محمدؐ نے 1300 سال قبل اسلام میں ماؤں، بیویوں اور بیٹیوں کے لئے وہ مقام اور وقار یقینی بنادیا جو ابھی تک مغرب کے قوانین میں عورت کو نہ مل سکا"۔

(Muhammad & Teaching of Quran by John Davenport)

وہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہوجاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

گوشۂ ادب

شان اسلام

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو! شمس الضحیٰ یہی ہے
مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اَب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے
وہ دِلستاں نہاں ہے کِس راہ سے اُس کو دیکھیں
اِن مشکلوں کا یارو مشکل کُشا یہی ہے
باطن سِیہ ہیں جن کے اِس دیں سے ہیں وہ منکر
پر اَے اندھیرے والو! دِل کا دِیا یہی ہے
دنیا کی سب دُکانیں ہیں ہم نے دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دَارُ الشفاء یہی ہے
سب خشک ہوگئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف مَیں نے دیکھا بُستاں ہرا یہی ہے
دنیا میں اِس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اِس کو یارو! آبِ بقا یہی ہے
اِسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن۔ بلا یہی ہے
جب کُھل گئی سچائی پھر اُس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے
جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم مطبوعہ 1907)

اردو ادب میں تمثیل کی خوبصورتی

اردو ادب کی دنیا وسیع اور رنگارنگ ہے۔ یہاں ہر احساس، خیال، اور جذبہ کو خوبصورتی سے الفاظ میں ڈھالا گیا ہے۔ اردو ادب میں ایک اہم ادبی اسلوب ''تمثیل'' (Allegory) ہے۔

تمثیل کیا ہے؟

تمثیل ایک ایسا ادبی طریقہ ہے جس میں کسی اخلاقی، سماجی، یا فکری بات کو کہانی یا مثال کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ بظاہر کہانی سادہ لگتی ہے، مگر اس کے اندر ایک گہرا پیغام چھپا ہوتا ہے۔ مثال:

اگر ہم کہیں کہ ''سچائی کا چراغ کبھی نہیں بجھتا''، تو یہ ایک تمثیلی جملہ ہے۔ یہاں چراغ کا مطلب صرف روشنی دینے والا آلہ نہیں، بلکہ سچائی کی طاقت اور روشنی کو ظاہر کیا گیا ہے۔

اردو ادب میں تمثیل کی جھلک:

مولانا الطاف حسین حالی کی ''مد و جزر اسلام'' ایک تمثیلی نظم ہے جس میں اسلام کی حالت کو ایک دریا کے اُتار چڑھاؤ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

تمثیل کا فائدہ کیا ہے؟

مشکل بات کو آسان اور دلکش انداز میں بیان کرنا۔

قاری کی توجہ اور دلچسپی کو قائم رکھنا۔

اخلاقی اور اصلاحی پیغام کو کہانی کی شکل میں پہنچانا۔

ایک دلچسپ تمثیلی کہاوت:

''اونٹ رے اونٹ، تیری کون سی کل سیدھی!''

یہ کہاوت اصل میں ان لوگوں کے لیے کہی جاتی ہے جن میں کئی خرابیاں ہوں اور وہ ہر چیز کو اُلٹا کریں۔

تمثیل اردو ادب کی ایک خوبصورت صنف ہے۔ یہ الفاظ کی دنیا کو نہ صرف رنگین بناتی ہے بلکہ دل و دماغ پر اثر بھی چھوڑتی ہے۔ آئیں ہم بھی ادب کا ذوق پیدا کریں اور ان خوبصورت اندازِ بیان کو سیکھیں۔

بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات

سوال:

مساجد میں نمازوں کے لئے بچوں کے اذان دینے کے بارہ میں ایک دوست نے محترم مفتی سلسلہ صاحب سے حاصل کردہ فتویٰ سے اختلاف کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کر کے حضرت امیر المؤمنین ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ چھوٹے بچوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 25 دسمبر 2019ء میں اس کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

جواب:

اس مسئلہ پر محترم مفتی صاحب کا جواب بالکل درست ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے۔ اگر اذان دینے والے کے لئے بھی کوئی شرائط ہوتیں تو حضور انور ان کی طرف بھی ہمیں توجہ دلاتے جیسا کہ آپ نے نماز کی امامت کروانے والے کے لئے کئی شرائط بیان فرمائی ہیں۔ لیکن اذان کے بارہ میں حضور ﷺ نے صرف اس قدر فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک شخص اذان دے۔ اور اذان دینے والے کے لئے آپ نے کوئی شرائط بیان نہیں فرمائیں۔ پس اذان دینا ایک ثواب کا کام ہے لیکن یہ ایسی ذمہ داری نہیں کہ اس کے لئے غیر معمولی شرائط بیان کی جاتیں۔ بلکہ ہر وہ شخص جس کی آواز اچھی ہو اور اسے اذان دینی آتی ہو وہ اس ڈیوٹی کو سرانجام دے سکتا ہے۔ بچوں کو اذان دینے کا موقع دینے سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور ان میں دین کے کام کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ جو ایک بہت اچھی بات ہے۔ میں خود بھی یہاں مسجد مبارک میں مختلف بچوں سے اذان دلواتا ہوں۔

نوٹ از مرتب: حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب میں محترم مفتی سلسلہ صاحب کے جس فتویٰ کی توثیق فرمائی ہے، وہ فتویٰ بھی قارئین کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:

استفتاء: اذان دینے کے لئے کم از کم عمر کیا ہے؟ کیا بچہ اذان دے سکتا ہے؟

فتویٰ از مفتی صاحب:

مؤذن کے لئے عمر کی کوئی قید ہمیں شریعت میں نہیں مل سکی۔ لہٰذا اگر کوئی بچہ درست طریق پر اذان دینے کی اہلیت رکھتا ہے تو وہ اذان دے سکتا ہے۔

(قسط نمبر 13، الفضل انٹرنیشنل 109 اپریل 2021ء صفحہ 11)

سوال:

اسی طرح اسی ملاقات میں خاکسار نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آجکل کے (Covid کے) مجبوری کے حالات میں جبکہ گھر والے افراد گھر پر نماز باجماعت ادا کریں تو کیا عورت نماز باجماعت کے لئے اقامت کہہ سکتی ہے، نیز امام کے بھولنے پر لقمہ دے سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:

جواب:

اگر صرف گھر کے مرد اور عورتیں ہوں تو لقمہ دے سکتی ہے، لیکن غیر مرد ہوں تو حسب ارشاد حضور اکرم ﷺ کسی بھول، سہو کی صورت میں تالی بجائے گی۔ لقمہ نہیں دے گی یا سبحان اللہ نہیں کہے گی۔ نیز فرمایا عورت اقامت نہیں کہے گی خواہ گھر میں ہی نماز ہو رہی ہو کیونکہ حضور ﷺ نے اس کی اجازت نہیں دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی آتا ہے کہ آپ جب کسی مجبوری کی وجہ سے گھر پر نماز ادا کرتے تھے اور حضرت اماں جان کو نماز میں اپنے ساتھ کھڑا کر لیا کرتے تھے (حضور علیہ السلام کے

حضرت اماں جان کو ساتھ کھڑے کرنے کی مجبوری بھی حضرت اماں جان نے بیان فرمائی ہوئی ہے) لیکن یہ کہیں نہیں آتا کہ آپ نے حضرت اماں جان کو اقامت کہنے کا ارشاد فرمایا ہو۔ اس لئے اقامت مرد خود ہی کہے گا۔ اور ویسے بھی اقامت کے متعلق تو حدیث میں بھی آتا ہے کہ بوقت ضرورت امام خود بھی کہہ سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ارشاد مبارک میں جس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا وہ سنن ترمذی میں عمرو بن عثمان بن یعلی بن مرہ سے مروی ہے، جسے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (حضرت یعلی بن مرہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ چنانچہ جب وہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ وہاں اوپر آسمان سے بارش برسنے لگی اور نیچے زمین پر کیچڑ ہو گیا۔ پس رسول اللہؐ نے اپنی سواری پر سوار رہتے ہوئے اذان دی اور اقامت کہی۔ پھر حضورؐ نے اپنی سواری آگے کی اور اشاروں سے انہیں نماز پڑھاتے ہوئے ان کی امامت کروائی۔ آپ سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔

(سنن ترمذی کتاب الصلاۃ باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ)
(قسط نمبر ۱۵، الفضل انٹرنیشنل ۲۱ تا ۳۱ مئی ۲۰۲۱ء
(خصوصی اشاعت برائے یوم خلافت) صفحہ ۲۴)

عورت کا حج پر جانا

سوال:

اکیلی عورت کے حج پر جانے کے بارہ میں محترم ناظم صاحب دار الافتاء کے جاری کردہ ایک فتویٰ کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ ۰۴ فروری ۲۰۲۰ء میں درج ذیل ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا:

جواب:

میرے نزدیک حج اور عمرہ کے لئے عورت کے ساتھ محرم کی شرط ایک وقتی حکم تھا بالکل اسی طرح جس طرح اُس زمانہ میں اکیلی عورت کے لئے عام سفر بھی منع تھا، کیونکہ اُس وقت ایک تو سفر بہت مشکل اور لمبے ہوتے تھے، راستوں میں کسی قسم کی سہولتیں میسر نہیں تھیں اور الٹا سفروں میں رہزنی کے خطرات بہت زیادہ تھے۔ چنانچہ ایک موقع پر جب حضور ﷺ کی خدمت میں رہزنی کی شکایت کی گئی تو آپ نے آئندہ زمانہ کے پر امن سفروں کی بشارت دیتے ہوئے حضرت عدی بن حاتم کو فرمایا: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ یعنی اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو یقیناً تم دیکھ لوگے کہ ایک ہودج نشین عورت حیرہ سے چل کر کعبہ کا طواف کرے گی، اللہ کے علاوہ اس کو کسی کا خوف نہ ہوگا۔ اسی حدیث کے آخر پر حضرت عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ یعنی میں نے ہودج نشین عورت کو دیکھا ہے کہ وہ حیرہ سے سفر شروع کرتی ہے اور کعبہ کا طواف کرتی ہے اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب) حیرہ اس زمانہ میں ایرانی حکومت کے تحت ایک شہر تھا جو کوفہ کے قریب واقع تھا۔ اس لحاظ سے اُس زمانہ میں یہ کئی دنوں کا سفر بنتا ہے۔ پس اگر اُس زمانہ میں ایک عورت حیرہ سے چل کر کئی دنوں کا سفر کر کے مکہ خانہ کعبہ کا طواف کرنے آسکتی ہے تو اس زمانہ میں چند گھنٹوں کا ہوائی جہاز کا سفر کر کے ایک عورت عمرہ اور حج وغیرہ کے لئے کیوں نہیں جا سکتی؟

(قسط نمبر ۲۰، الفضل انٹرنیشنل ۱۰ ستمبر ۲۰۲۱ء صفحہ ۱۱)

فتاویٰ مصلح موعودؓ

خلع کی صورت میں لڑکی کیا کیا سامان واپس کرے

جواب: صرف وہ چیزیں جو بصورت جنس تھیں واپس ہونی چاہئے یا وہ روپیہ جو جنس کی صورت میں دیا گیا اور لڑکی کی طرف سے جو ملا ہے اسے شریعت نہیں دلاتی بلکہ اس کا مال دلاتی ہے۔ اسی طرح میرے نزدیک اگر لڑکے والوں نے لڑکی کے رشتہ داروں کو کچھ دیا تو وہ واپس نہ ملے گا کیونکہ وہ تحائف ہیں اور تحائف دوسرے لوگوں کو دے کر واپس نہیں لئے جاسکتے۔

شریعت کا اصول یہ ہے کہ خلع کا مطالبہ لڑکی کی طرف سے ہوتا ہے اور شریعت اسے یہ اختیار دیتی ہے کہ خاوند کا مال اسے دے کر خلع کرائے۔ تبادلہ مال کا مسئلہ شریعت کا نہیں ہے۔ نہ معلوم اس کا خیال کس طرح پیدا ہوگیا۔ میں نے جو تبادلہ لکھا تھا اس کا یہ مطلب تھا کہ جو مال لڑکی کا (خاوند) کے پاس تھا وہ اسے واپس دلایا جائے۔ پس صرف ایسا ہی مال واپس کیا جاسکتا تھا جو لڑکی کا مال سمجھا جاتا تھا اور گھر جاتے ہوئے لڑکی بھول گئی یا اسے لے جانے نہیں دیا گیا۔ جو مال لڑکی کا نہیں یعنی اس وقت اس کی ملکیت نہیں وہ اسے نہیں دلایا جاتا۔ اس کی کوئی سند شریعت میں نہیں۔ اسی طرح وہ روپیہ جو لڑکی کے مملوکہ مال کی صورت میں (خاوند) کے ذمہ ہے وہ انہیں دینا پڑے گا۔

(فائل فیصلہ جات خلیفہ وقت نمبر۱ - صفحہ ۷۳ - دار القضاء، ربوہ)

لڑکی کی شادی کی عمر و خیار بلوغ

لڑکیوں کی شادی اس عمر میں جائز ہونی چاہئے جبکہ وہ اپنے نفع اور نقصان کو سمجھ سکیں اور اسلامی حکم یہی ہے کہ شادی عورت کی رضامندی کے ساتھ ہونی چاہئے اور جب تک عورت اس عمر کو نہ پہنچ جائے کہ وہ اپنے نفع ونقصان کو سمجھ سکے۔ اس وقت تک اس کی رضامندی بالکل دھوکہ ہے۔ لیکن ہمارے مذہب نے اشد ضرورت کے وقت اس بات کی اجازت دی ہے کہ چھوٹی عمر میں بھی لڑکی کی شادی کی جاسکتی ہے لیکن اس صورت میں لڑکی کو اختیار ہوگا کہ وہ بڑی ہوکر اگر اس شادی کو پسند نہیں کرتی تو مجسٹریٹ کے پاس درخواست دے کر اس نکاح کو فسخ کرائے۔ عام طور پر باقی فرقہائے اسلام اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا نکاح اگر باپ نے پڑھوایا ہو تو نکاح فسخ نہیں ہوسکتا۔ لیکن ہماری جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر صورت میں نکاح فسخ ہوسکتا ہے خواہ باپ نے کرایا ہو یا کسی اور نے۔ کیونکہ جب لڑکی کی رائے بلوغت میں باپ کی رائے پر مقدم سمجھی گئی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ باپ کے پڑھوائے ہوئے نکاح کے بعد جب لڑکی بالغ ہو تو اس حق رضامندی کو اسے واپس نہ دیا جائے۔

(الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۹ء - جلد ۱۷ نمبر ۳۳ صفحہ ۲۱)

خیار بلوغ

یہ امر کہ ماں کے کئے ہوئے نکاح کے متعلق لڑکی کو خیار البلوغ حاصل نہیں ہے میرے نزدیک درست نہیں۔ میرے نزدیک لڑکی کو شریعت نے رضا کا حق دیا ہے اور جب وہ بالغ ہوجائے اس وقت اس کا حق اس کو مل جائے گا کوئی نکاح کرے۔ لڑکی بالغ ہوکر اس حق کو جو اسے خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کی معرفت دیا ہے طلب کرسکتی ہے اور کوئی انسانی فقہ اس حق کو اس سے چھین نہیں سکتی۔ گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی کوئی روایت ثابت نہیں کہ نابالغ لڑکی کا نکاح ماں باپ نے کر دیا ہو اور آپ نے لڑکی کی درخواست پر اسے توڑ دیا ہو۔ لیکن یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بالغ لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے بلا اجازت کر دیا اور آپ نے اسے توڑ دیا۔ چنانچہ ابن عباس سے احمد ابوداؤد اور ابن ماجہ میں جائز، حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن بریدہ سے یہ بات روایت کی گئی ہے۔ پس جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کی رضا کو ایسا ضروری سمجھا ہے کہ اس کی فریاد پر باپ کے کئے ہوئے نکاح کو توڑ دیا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس حق کو نکاح صغر سے باطل کر دیا جاوے۔ جب وہ اس حق کو استعمال کرنے کے قابل ہوجائے گی اس کو یہ حق دیا جاوے گا۔

(فائل فیصلہ جات خلیفہ وقت نمبر ۲ - صفحہ ۱۴- دار القضاء، ربوہ)

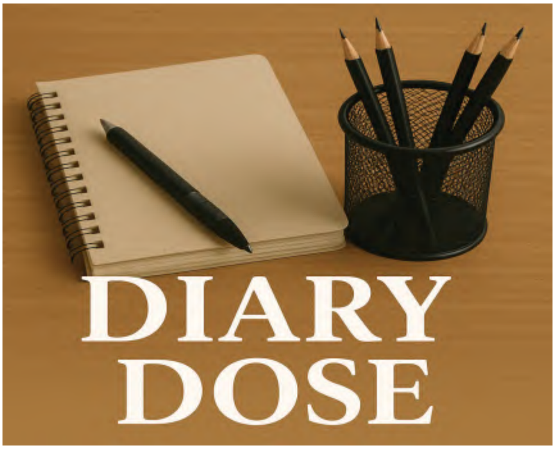

میرا سوال یہ ہے کہ ہم اس کو کس طرح تبلیغ کریں جو ہماری بات سننا نہیں چاہتا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کو فرمایا تھا کہ تم اپنے پیغام کو زبردستی لوگوں تک نہیں پہنچا سکتے۔ جو لوگ سننا نہیں چاہتے، انہیں چھوڑ دو۔ یہ ان کی قسمت۔ ایک بہت بڑی تعداد متقی اور نیک یا اچھے اخلاق والے لوگوں کی ہے جو آپ کی بات کو سننا چاہتے ہیں۔ یا وہ کم از کم آپ سے اچھی باتیں سننا پسند کرتے ہیں۔ پس اس طرح آپ ان لوگوں سے دوستی کریں جو اچھے اخلاق والے ہیں جن کی فطرت نیک ہے۔ اور جب وہ آپ کے دوست بن جائیں گے تب آپ انہیں بتائیں کہ آپ کون ہیں، احمدیت کیا ہے، ہم احمدیت پر کیوں ایمان رکھتے ہیں۔ پس یہ تبلیغ کا طریقہ ہے۔ ورنہ آپ کسی پر جبر تو نہیں کر سکتے۔ آج کل لوگ مذہب سے لاتعلق ہیں۔ اگرچہ وہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں یا عیسائی ہیں، لیکن وہ اسلام یا عیسائیت یا کسی اور مذہب پر عمل نہیں کر رہے ہوتے۔ پس بہتر یہ ہے کہ ان لوگوں کو تلاش کیا جائے جو آپ کی بات سننا چاہتے ہیں۔ بجائے ان لوگوں پر اپنا وقت ضائع کرنے کے جو آپ کی بات پر کان نہیں دھرتے۔

سوال: حضور، بے روزگار طلباء جماعت کے لازمی چندہ جات کس طرح ادا کیا کریں؟

جواب: دیکھیں، اگر آپ کو اپنے والدین سے جیب خرچ ملتا ہے، پھر آپ خدام الاحمدیہ کا چندہ ادا کر سکتے ہیں۔ چونکہ آپ کی آمدنی نہیں ہے، اس لئے آپ پر چندہ عام فرض نہیں۔ اور اگر آپ نے وصیت کی ہوئی ہے تو آپ اس چھوٹی رقم کے مطابق ادا کر سکتے ہیں، جو آپ کو فراہم ہے۔ اس کے علاوہ اگر پیسے ہوں تو وقف جدید اور تحریک جدید کا چندہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ کے پاس پیسے نہ ہوں اور آپ کے والدین آپ کو جیب خرچ نہ دیتے ہیں اور آپ کو کوئی سکالرشپ یا وظیفہ بھی نہ ملتا ہو تو اللہ تعالیٰ آپ پر فرض نہیں کرتا کہ آپ چندہ دیں۔ تب آپ اس سے آزاد ہیں۔ لیکن کم از کم اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کہ آپ چندہ نہیں دے سکتے، آپ اللہ تعالیٰ سے روزانہ کی پانچ نمازوں میں دعا کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے یا نماز کے بعد بھی دعا کر سکتے ہیں۔ دیکھو آنحضور ﷺ کے دور میں غریب لوگ آنحضور ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ امیر لوگ ہماری طرح پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں اور جہاد میں حصہ لیتے ہیں اور ہم بھی جتنا ممکن ہو کرتے ہیں لیکن امیر لوگوں کے پاس دولت ہے جس وجہ سے وہ ہم سے زیادہ قربانی کر سکتے ہیں۔ ہم کیا کریں؟ ہم ان سے کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو ایک تجویز دیتا ہوں کہ آپ لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ سکتے ہو۔ تب آپ کو اتنا ہی ثواب مل سکتا ہے۔ چونکہ آپ لوگوں کے پاس پیسے نہیں ہیں اس لئے آپ لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کر سکتے ہو۔ لیکن بعد میں جب امیر لوگوں کو اس بارہ میں پتہ چلا تو انہوں نے بھی یہ ذکر کرنا شروع کر دیا۔ پھر غریب لوگ دوبارہ آنحضور ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ امیر لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم یہ ذکر کرتے ہیں تو انہوں نے بھی یہ ذکر شروع کر دیا ہے۔ یعنی سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر۔ پس آپ ؐ انہیں اس سے روکئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں انہیں کیسے روک سکتا ہوں؟ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں ان سب نیکیوں کی توفیق دی ہے تو انہیں کرنے دو۔ آپ لوگوں کو اپنا ثواب مل جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اعمال اور نیتوں کا اجر دیتا ہے۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(This week with huzoor 14th January 2022)

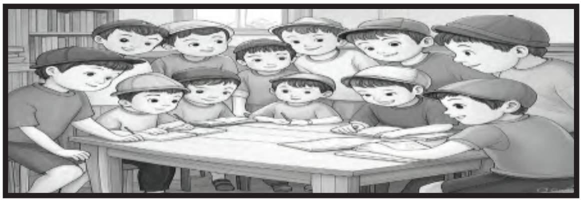

بزم اطفال

سب کے حقوق برابر ہیں

ایک دن کاشف اپنے اسکول کے میدان میں دوستوں کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا تھا۔ وہ سب ہنسی خوشی کھیل میں مصروف تھے کہ اچانک ایک نیا بچہ، ریحان، وہاں آ پہنچا۔ ریحان ابھی ابھی اس اسکول میں داخل ہوا تھا۔ اس کے کپڑے سادہ سے تھے، جوتے پرانے اور چہرے پر ہلکی سی گھبراہٹ تھی۔ وہ کھیلنا چاہتا تھا مگر کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا۔

کاشف کے ایک دوست علی نے کہا، ''یہ نیا بچہ ہے، ہمیں اسے اپنے کھیل میں شامل نہیں کرنا چاہیے۔ ہماری پہلے سے ہی ٹیم مکمل ہے۔''

دوسرے دوست بھی اس بات پر ہاں میں ہاں ملانے لگے۔

ریحان یہ سن کر خاموشی سے ایک درخت کے نیچے جا کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر اداسی صاف نظر آ رہی تھی۔ کاشف نے یہ منظر دیکھا تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔ اُسے اپنی اُستاد کا سبق یاد آیا:

''انسانی حقوق سب کے لیے برابر ہیں۔ کسی کو بھی رنگ، نسل، یا کپڑوں کی بنیاد پر کمتر نہ سمجھو۔ ہر بچے کو محبت، عزت اور دوستی کا حق حاصل ہے۔''

کاشف کچھ لمحے رُکا، پھر اپنے دوستوں سے بولا،

''ریحان نیا ہے، لیکن وہ بھی ہمارے جیسا بچہ ہے۔ اسے بھی کھیلنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا ہمیں۔ اگر ہم اُسے ساتھ نہیں لیں گے تو وہ خود کو اکیلا محسوس کرے گا۔ ہم سب کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے۔''

پھر کاشف ریحان کے پاس گیا، مسکرایا اور بولا،

''آؤ ریحان! ہمارے ساتھ کھیلو۔ تم ہمارے نئے دوست ہو۔''

ریحان کی آنکھوں میں خوشی جھلکنے لگی۔ وہ اٹھا اور بچوں کے ساتھ کھیلنے لگا۔ جلد ہی سب بچے ہنسی خوشی کھیل میں مصروف ہو گئے۔ اب سب کو اندازہ ہو چکا تھا کہ انسانیت کا مطلب صرف اپنے لیے خوشی نہیں، بلکہ دوسروں کو بھی خوش رکھنا ہے۔

سبق

ہر انسان کو عزت، محبت، تعلیم، کھیل، اور دوستی کا حق حاصل ہے۔ ہمیں دوسروں کے لباس، رنگ، یا حالات کی وجہ سے اُن سے مختلف سلوک نہیں کرنا چاہیے۔ انسانی حقوق کا تقاضا ہے کہ ہم سب کو برابری کی نظر سے دیکھیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

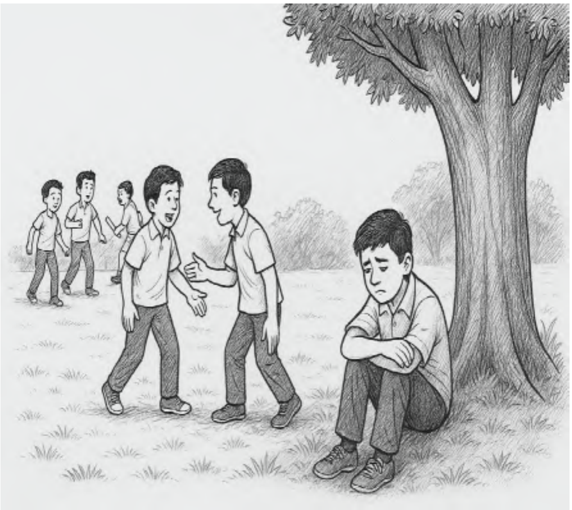

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

M.OMER . 7829780232
AL-BADAR
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS
ALL KINDS OF IRON STEEL
SHUTTER PATTI, GUIDE BOTTOM.
ROUND RODS, SQUARE RODS.
ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
BEARINGS, FLATS.
SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

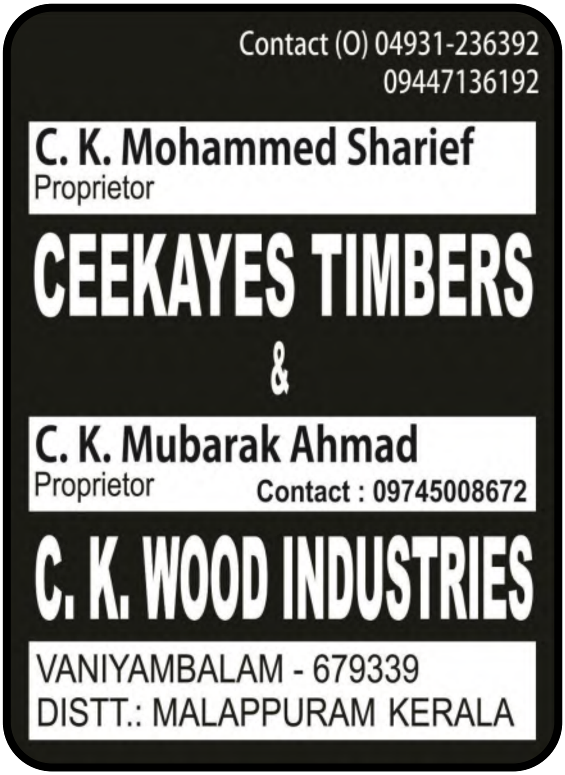
Contact (O) 04931-236392
09447136192
C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
&
C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672
C. K. WOOD INDUSTRIES
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

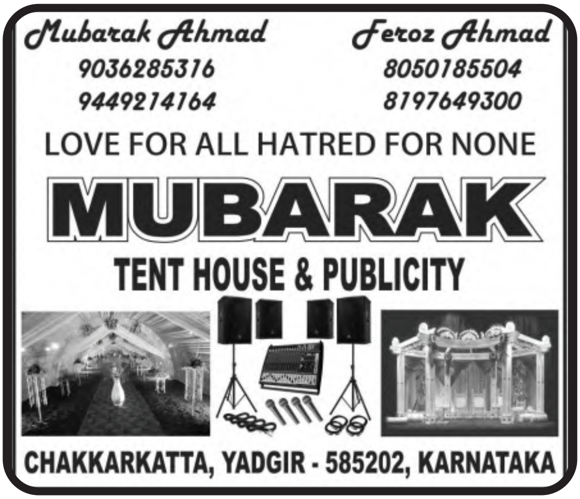
Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY
CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN
FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

profound themes related to faith, divine guidance, and spiritual progress, further solidifying a sense of unity and purpose among attendees.

In parallel, a well-structured Tabligh Training Session was also organized to empower Khuddam with the necessary knowledge and skills for effectively conveying the message of Islam Ahmadiyyat. The session addressed three key questions: What is Tabligh? Why is it essential? And how can one communicate the message effectively? Through interactive discussions and practical guidance, participants gained clarity on their responsibilities as ambassadors of peace and were encouraged to engage in Tabligh with wisdom, humility, and confidence.

Collectively, these sessions contributed to the spiritual growth of Khuddam, reinforced bonds of brotherhood, and rejuvenated a shared commitment to serving the cause of Islam under the guidance of Khilafat.

Successful Zilla Ijtema Held in Warangal District

Alhamdulillah, the Zilla Ijtema of Majlis Khuddamul Ahmadiyya Warangal was successfully organized at Pasargonda Jamaat from 31st May to 1st June 2025.

The first day of the Ijtema featured various sports competitions that were met with great enthusiasm and participation. On the second day, Ilmi Muqabalas (educational competitions) were conducted, reflecting the spiritual and academic interests of the participants.

A special highlight of the Ijtema was the evening program held at 7 PM on 31st May, which included inspirational speeches and tarbiyyati sessions.

On 1st June, a B-Grade Homeopathy Medical Camp was organized, where *72 non-Muslim residents* of Pasargonda village benefitted from free medical consultation and services. This initiative was well-received and appreciated by the local population.

The Ijtema was graced by the presence of local dignitaries of Pasargonda village, who were deeply impressed by the discipline of the participants and the overall organization of the event. They particularly praised the sports and educational competitions conducted during the Ijtema.

The event concluded with prayers and heartfelt gratitude to Allah Almighty for enabling the successful completion of the Ijtema. May such efforts continue to serve as a source of Tabligh, Tarbiyyat, and unity in the future. Ameen.

REPORTS
From across India

ملکی رپورٹس

Local Ijtema Majlis Khuddamul Ahmadiyya Hyderabad

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Hyderabad successfully organized its Annual Local Ijtema on 14th and 15th June 2025 with great enthusiasm and participation. The event commenced with Ilmi competitions for Atfal, marking a vibrant start to Day 1. Day 2 began with Namaz-e-Tahajjud and Fajr, followed by Dars-ul-Qur'an, and featured a range of activities including sports competitions, memory tests, and Ilmi competitions for Khuddam, promoting both physical and intellectual development. The Ijtema was formally inaugurated by Ameer Sahib Jamaat Hyderabad and concluded with a motivational address by Naib Sadr Majlis Khuddamul Ahmadiyya South India, Ataul Baseer Sahib, followed by prize distribution and silent prayers. The total attendance was 267, comprising 159 Khuddam, 77 Atfal, and 31 guests. Alhamdulillah, the Ijtema proved to be a spiritually enriching event that fostered brotherhood, discipline, and dedication to the service of Islam.

Fostering Faith and Outreach: Spiritual and Tabligh Initiatives by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bangalore

Alhamdulillah, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bangalore recently organized a series of spiritually enriching and educational events focused on enhancing faith, fostering brotherhood, and strengthening commitment to the mission of Tabligh. Among these was a unique session titled "The Unfiltered Coffee", which offered an open and welcoming environment for Khuddam and truth-seekers to engage in deep discussions centered around the writings of the Promised Messiah (as), particularly Barahin-e-Ahmadiyya. The informal yet respectful format encouraged honest dialogue on theological and spiritual matters, resulting in both personal introspection and collective learning.

Due to the highly positive response, a continuation session was held the following week, maintaining the same spirit of sincerity and inquiry. Participants explored more

Health & Fitness Corner

Your Gut is Smarter Than You Think

We often think of the brain as the boss of the body, but your gut—yes, your stomach—is just as influential. The gut and brain are intricately linked through the gut-brain axis, a bidirectional communication system involving neural, hormonal, and immune pathways (Mayer, 2016; Carabotti et al., 2015). This connection explains why you feel butterflies before an exam or experience stomach aches during stress. The gut houses trillions of microorganisms, collectively known as the microbiome, which play a critical role in digestion, immune function, and even mental health (Cryan & Dinan, 2012). Remarkably, about 90% of serotonin, the "happy chemical" that regulates mood, is produced in the gut, meaning an unhealthy gut can contribute to mood disorders like anxiety or depression (Harvard Health Publishing, 2021).

Mindful eating habits, such as chewing slowly and avoiding emotional eating, also support gut health by reducing stress on the digestive system (Harvard Health Publishing, 2021).So, the next time you think about health, remember: your gut is smarter than you think, quietly orchestrating your physical and mental vitality.

References

Mayer, E. A. (2016). The Mind-Gut Connection. Harper Wave.

Carabotti et al. (2015). The Gut-Brain Axis. Annals of Gastroenterology.

Harvard Health Publishing. (2021). The Gut-Brain Connection. Harvard Medical School.

Cryan, J. F., & Dinan, T. G. (2012). Mind-Altering Microorganisms. Nature Reviews Neuroscience.

CORRECTION NOTICE

In the April 2025 edition of Mishkat, an article titled "7 Simple Ways to Boost Your Gut Health", which referenced information from the Healthline website, inadvertently included a mention of red wine as a source of polyphenols.

We would like to clarify and correct that this reference was mistakenly included, and we fully acknowledge that wine is strictly prohibited (haram) in Islam.

Muslim readers seeking foods rich in polyphenols for gut health are encouraged to consider halal alternatives, such as:

- Fresh vegetables
- Fruits (e.g., berries, grapes, apples)
- Coffee
- Green or black tea

We sincerely apologize for this oversight and appreciate our readers' understanding and continued support.

EDITORIAL TEAM MISHKAT

"Brain vs Light: Who's Faster?"

Light is the fastest thing in the universe, traveling at approximately 300,000 kilometers per second. In contrast, the speed of thoughts—mediated by neural signals in the brain—is significantly slower, ranging from 1 to 120 meters per second, depending on the type of neuron and whether the signal travels along myelinated or unmyelinated axons (Bear, Connors, & Paradiso, 2020). Myelinated axons, insulated by a fatty sheath called myelin, allow faster signal conduction, which is critical for rapid responses like catching a ball or dodging danger (Fields, 2008). Despite this slower speed, the brain's efficiency stems from its ability to process billions of signals simultaneously through parallel processing, unlike the sequential processing of most computers.

This parallel processing enables complex tasks, such as recognizing a face in under a second, by integrating memory, emotion, focus, and vision (Bear et al., 2020). The brain also excels at prediction, calculating the trajectory of a moving object, like a cricket ball, before it arrives, which explains why athletes and gamers exhibit seemingly superhuman reaction times (Stanford University, 2021). Furthermore, the brain's white matter, composed of myelinated axons, plays a key role in enhancing signal speed and coordinating communication between different brain regions, optimizing cognitive performance (Fields, 2008). Regular mental training through activities like reading, problem-solving, or playing strategic games strengthens neural connections, further boosting processing efficiency and reaction times.

While the brain cannot rival the speed of light, its remarkable adaptability and efficiency make it a powerhouse for survival, decision-making, and emotional intelligence. By leveraging predictive processing and plasticity—the ability to rewire itself through experience—the brain ensures humans can navigate complex environments effectively (Bear et al., 2020; Stanford University, 2021). This combination of speed, coordination, and adaptability underscores why the human brain remains unmatched by even the most advanced supercomputers.

References

- Bear, M. F., Connors, B. W., & Paradiso, M. A. (2020). Neuroscience: Exploring the Brain.
- Fields, R. D. (2008). White matter matters. Scientific American.
- Stanford University. (2021). Neural signal transmission. https://web.stanford.edu/group/hopes/cgi-bin/hopes_test/what-is-the-speed-of-neural-signaling/

differ, their spiritual and legal worth is equal. The denial of these rights in some Muslim societies reflects cultural distortion, not religious doctrine.

Conclusion

Toward an Integrated Vision of Human Rights

Islam's teachings, embedded in the Qur'an and exemplified by the Prophet Muhammad (peace be upon him), offered human rights principles that were centuries ahead of their time. As noted by Sir Muhammad Zafrullah Khan in Islam and Human Rights, Islam emancipated the oppressed, protected minorities, and honored every human soul.

The UN Charter, despite its remarkable achievements, remains a human document—shaped by historical events, diplomatic compromise, and evolving norms. Islam, by contrast, presents a divinely inspired and morally absolute framework that is timeless and universal and includes whatever good is in the UN Charter.

Rather than viewing Islam and the UN Charter as rival systems, we should recognize the similarity and common ground between them. Where the UN Charter relies on international consensus, Islam anchors its human rights vision in eternal truths. Where the UN seeks global peace through dialogue, Islam offers peace through justice rooted in divine law. The goal of both is to establish peace but the approach of Islam is more universal.

If humanity aspires to a truly compassionate and equitable global order, it would do well to learn not only from modern charters but also from Islam's comprehensive, consistent, and morally elevated model of human rights.

Hadrat Mirza Masroor Ahmad, the Head of the worldwide Ahmadiyya Muslim Community, over the past several years, as events have unfolded, he has been fearless in announcing to the world where things are heading—not to create alarm but to prepare them to think about how the world has arrived in this state of being and how it can avert disaster and chart a course to peace and security for all the people that inhabit this global village. He has forthrightly proclaimed that the only way to insure peace is for the world to adopt the ways of humility and justice and to humbly, submissively, turn to God; for man to become humane; for the strong to treat the weak with dignity and respect and justice and for the weak and poor to also to show gratitude and adopt the ways of truth and righteousness and for all to turn to their Creator in utter humility and total sincerity. Just having a UN charter cannot save the world from crisis but the world needs a universal framework as provided by Islam and its implementation in true letter and spirit.

References

The Holy Qur'an – Verses: ,2:256 ,5:32 ,49:13 ,17:70 2:228 ,5:8

Universal Declaration of Human Rights (1948) – United Nations General Assembly

Sunan Ibn Majah, Vol. 2, Book 16, Hadith 2443

Charter of Madinah – Early Islamic constitution under Prophet Muhammad (PBUH)

Sir Zafrullah Khan, Islam and Human Rights

World Crisis and Pathway to Peace

This teaching promotes not just the avoidance of harm, but the active preservation of life, elevating it as a universal obligation. Islamic jurisprudence includes detailed laws on justice, due process, and the protection of innocent lives—long before modern human rights courts existed.

Freedom of Belief
A Historical Commitment to Pluralism

Article 18 of the UN Charter guarantees freedom of thought, conscience, and religion. Islam upholds this freedom clearly:

"There is no compulsion in religion. Truth stands out clear from error."

(Qur'an 2:256)

The Charter of Madinah, drafted by Prophet Muhammad (peace be upon him), offers one of the earliest examples of a pluralistic constitution—guaranteeing religious freedom and communal rights for Muslims, Jews, and others within the state. Islam's embrace of religious diversity is thus not a modern adaptation but a core ethical teaching.

Justice and Law
An Ethical Imperative, Not Just a Legal Duty

Justice is a central pillar in both the UN Charter and Islamic teachings. But in Islam, it is more than a legal construct—it is a spiritual duty:

"Be just: that is nearer to righteousness. And let not the hatred of a people prevent you from being just…" (Qur'an 5:8)

Islam commands fairness even in conflict, with strong emphasis on due process, presumption of innocence, and protection from torture—all standards now found in modern legal systems but grounded in revelation centuries earlier.

Economic and Social Rights
Obligations Over Welfare

The UN Charter recognizes the right to work, fair wages, and social security (Articles 25–22). Islam too affirms these rights—not as state charity, but as moral obligations:

"Pay the laborer his wages before his sweat dries." (Sunan Ibn Majah)

Islam's system of zakat (obligatory charity) and prohibition of usury and exploitation ensure an ethical economy where wealth circulates justly, and the vulnerable are not left behind.

Women's Rights
Recognition Before Revolution

Contrary to many modern misconceptions, Islam recognized and protected women's rights long before Western legal systems did:

"And women shall have rights similar to those exercised against them, in accordance with what is recognized as fair."

(Qur'an 2:228)

Islam grants women rights to education, inheritance, property ownership, consent in marriage, and divorce. While roles may

Islamic Foundations of Human Rights
A Timeless Framework Beyond the UN Charter

By Er. Khaleeq Ahmad Naik

In today's world, the United Nations Charter of Human Rights stands as a global reference for justice, dignity, and equality. Enacted in the aftermath of global conflict, it reflects humanity's collective desire for peace and moral order. Yet, long before the drafting of this landmark document, Islam had already articulated a comprehensive and divinely revealed framework that upholds not only these values but goes beyond them in scope, consistency, and spiritual grounding.

Rather than positioning Islamic teachings and the UN Charter in opposition or as parallel frameworks, it is more accurate—and more powerful—to recognize that whatever is truly good and universal in the UN Charter was already present in Islam, revealed over 1400 years ago. Furthermore, Islam presents additional principles rooted in divine revelation that, if adopted more broadly, could enhance the global pursuit of justice, equity, and human dignity. Here are some examples to make the point clear.

Dignity and Equality Foundations Rooted in Divine Revelation

The UN Charter begins by affirming the inherent dignity and equal rights of all human beings. Islam not only echoes this sentiment—it precedes and deepens it by grounding human dignity in divine creation:

"And indeed, We have honored the children of Adam..." (Qur'an 17:70)

"O mankind! We created you from a male and a female and made you into nations and tribes so that you may know one another…" (Qur'an 49:13)

Islamic teachings proclaim the equality of all races, nations, and classes—not as a political agreement, but as a moral truth ordained by the Creator. The concept of brotherhood in Islam eliminates racial superiority, tribalism, and class-based hierarchies.

Right to Life and Personal Security Preservation Over Policy

Article 3 of the UN Charter affirms the right to life, liberty, and personal security. Islam holds the sanctity of life as one of its most fundamental principles:

"Whoever kills a soul…it is as if he had slain all mankind. And whoever saves a soul, it is as if he had saved all mankind."

(Qur'an 5:32)

Muhammad (PBUH) and his successors demonstrated that if humanity wills it, success can be achieved even in wartime without violating human values. The model of peace and justice that the world needs today exists within these golden principles of Islam.

Islam's message is clear:

"وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا"

(Translation: And fulfill the covenant; indeed, the covenant will be asked about.) [Surah Al-Isra: 34]

The Tradition of Ethical Instructions to Armies

The Prophet Muhammad (PBUH) established the custom of giving ethical instructions to armies and legions in human history. When he dispatched an army, after advising them to adopt piety and the fear of God, he would say:

"اغزوا بسم الله فی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا و لا تقتلوا ولیداً"

(Go forth in the name of Allah, in the way of Allah. Fight those who disbelieve in Allah. Fight, but do not betray, do not commit treachery with spoils, do not mutilate, and do not kill a child.)

Similarly, the first Caliph, Hadhrat Abu Bakr Siddiq (RA), when he dispatched armies towards Syria, gave them a set of instructions that have been narrated by all historians and Hadith scholars. These instructions include:

* Women, children, and the elderly should not be killed.

* Mutilation (cutting off body parts) should not be done.

* Monks and hermits should not be harassed, nor should their places of worship be demolished.

* No fruit-bearing tree should be cut down, nor fields burned.

* Populated areas should not be desolated.

* Animals should not be killed.

* Breaching of promises should be avoided at all costs.

* Those who obey should have their lives and property respected in the same way as the lives and property of Muslims.

* There should be no treachery with war spoils.

* Do not turn your back in battle.

Through these commands, Islam purified war from all savage and tyrannical acts. It transformed war into a sacred struggle through which a righteous, noble, and brave person could establish peace by minimizing possible harm and repelling the evil and corruption of the enemy.

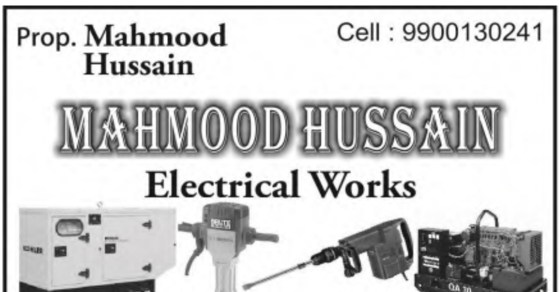

(Sahih Muslim, Kitab-ul-Jihad-was-Siyar, Bab-ul-Wafa bil-Ahd)

The Battle of Khaybar and the Shepherd's Conversion

During the Battle of Khaybar, the enemy was besieged within a Jewish fortress. A shepherd, who was tending to the fortress's goats, came to the Prophet (PBUH) and embraced Islam. The first command the Prophet (PBUH) gave him was: "First, take these goats back, because they are not your property."

This teaching instructs us that Islam is not merely about worship but also a religion of ethics and responsibility. Whether it's the enemy's trust or one's own, Islam enjoins the protection of trusts and justice in all circumstances.

(Asad-ul-Ghaba, az Allama Ibn-e-Asir, volume 1, page 92, Dar-ul-Fikr – Beirut)

Hadhrat Muawiyah (RA) and the Observance of the Treaty

When Hadhrat Muawiyah (RA) was the governor of Syria, he had a treaty with the Romans. As the truce period was nearing its end, he gathered the Islamic army at the border to launch an attack as soon as the treaty expired. Upon this, Hadhrat Amr ibn Absah (RA) vehemently objected, exclaiming loudly:

"Allahu Akbar! Fulfill your promises, do not betray!"

He then stated that the Prophet Muhammad (PBUH) taught us that no secret or deceitful action should be taken against a nation with whom a treaty exists. Hadhrat Muawiyah (RA) immediately recalled the army. This incident proves that Islamic governments acted with transparency and integrity, even in a state of war.

(Sunan Abi Dawood, Kitab-ul-Jihad, Hadees 2759)

Islam and the West An Ethical Comparison

Today's world claims the West as the standard-bearer of human rights, yet their conduct is fraught with contradictions. During the Cold War, civilian aircraft from countries like Libya, Iran, and Iraq were shot down, and bank assets were frozen and assimilated, all under the guise of "law." Are these ethics? Is this humanity?

In the history of Western nations, there is hardly any example where they upheld a pact with the enemy in a state of war or protected their rights. In contrast, Islamic history is replete with instances where justice, fidelity, and mercy were shown even to the enemy.

Conclusion

Islam's system of war is, in essence, a system of justice and ethics. Prophet

Islam and Human Rights in Times of War A Shining Example

Fuaad Ahmad prof Jamia Ahmadiyya Qadian

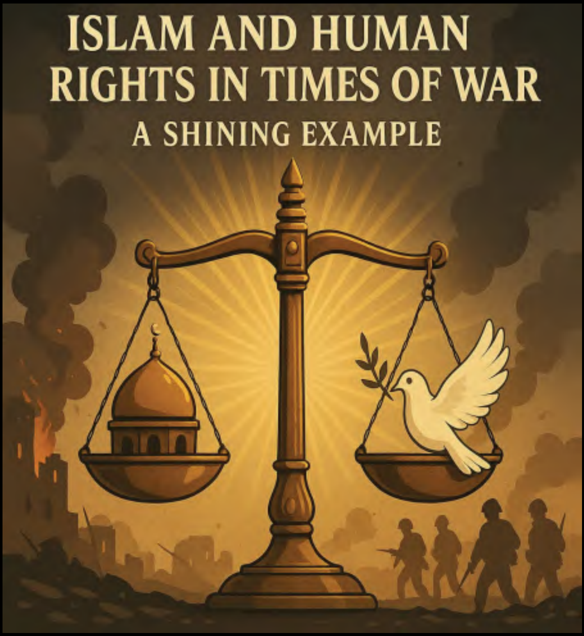

In the history of the world, the mention of war often brings to mind images of destruction, oppression, deception, and the violation of human rights. However, Islam stands as a unique system that has prioritized human rights, ethics, fidelity, and justice, not only in times of peace but also in the most critical situations like war. Prophet Muhammad (peace be upon him) himself laid the foundation of an exemplary system by acting upon these teachings, which continues to be a source of guidance for the world today.

According to Islamic teachings, the purpose of war is not to annihilate the enemy but to eliminate oppression, establish justice, and promote the welfare of humanity. This ideology was not merely confined to words; Prophet Muhammad (PBUH) and his successors demonstrated it in practical terms. Below are three shining examples that highlight Islam's principled policy and ethical superiority:

Hadhrat Hudhayfah ibn al-Yaman (RA) and the Battle of Badr

During the Battle of Badr, the first decisive battle of Islam, Muslims numbered a mere 313, while the enemy comprised over eleven hundred experienced and fully armed fighters. At this critical juncture, Hadhrat Hudhayfah ibn al-Yaman (RA) and his father informed the Prophet (PBUH) that the enemy had forcibly extracted a promise from them not to fight alongside the Muslims. They requested permission to join the battle, emphasizing that every individual's presence was valuable at that moment. However, the Prophet (PBUH) stated that "we will not violate our pact, even if that pact was made with the enemy."

This incident serves as proof that Islam does not deem unethical means permissible for achieving objectives.

mission, for due to the opposition, people would hear about his message. The Promised Messiah(as) explained that he did not have any worldly objectives, rather his sole purpose was for the faith and its service. The Promised Messiah(as) said that he was not bringing any sort of new law, rather his advent was to eradicate the innovations that had developed in the followers of Islam. His purpose was to show the superiority of Islam and to show the world the esteemed rank of the Holy Prophet(sa). The Promised Messiah's(as) message was exactly the message of the Seal of Prophets, the perfect man, the Holy Prophet(sa) who brought the teachings of the Holy Qur'an. The Holy Prophet(sa) being the Seal of Prophets did not mean that he would physically be the last as that bears no true superiority; rather, his being the Seal meant that all excellences of prophethood reached their pinnacle in him and could never be reached. Other prophets were given certain aspects of excellence, whereas all excellences were combined in the Seal of Prophets.

His Holiness(aba) said that the Promised Messiah(as) addressed those who say that he does not believe the Holy Prophet(sa) to be the Seal of Prophets. The Promised Messiah(as) strongly refuted this, saying that he indeed believed the Holy Prophet(sa) to be the Seal of Prophets in the truest sense. Those who raise this allegation do not understand the true meaning of the Seal of Prophets. Hazrat Mirza Ghulam Ahmad(as) was given those blessings by God which can only be reserved for someone who is a complete follower of the Holy Prophet(sa).

His Holiness(aba) said that if we wish to do justice to our pledge of allegiance, then we must remain mindful of all these things, upon which we will not only do justice to our pledge of allegiance but also fulfil the purpose of our lives. During Ramadan, through prayer, studying the Qur'an and spreading the message of this faith, we must become steeped in this mission so that we may swiftly raise the flag of the Holy Prophet(sa) in the world and spread the message of God's unity throughout the world.

Appeal for Prayers

His Holiness(aba) made an appeal for prayers for the Ahmadis in Pakistan. He prayed that may Allah ease their conditions as the opponents are doing everything they can to cause harm; they find whatever excuse they can simply to cause harm to Ahmadis. May Allah protect all the Ahmadis.

His Holiness(aba) also urged prayers for the Muslim world in general, that Allah may grant them wisdom and understanding, improve their conditions and have mercy on them.

His Holiness(aba) said that a new wave of injustices against Palestinians has begun. May Allah the Almighty protect them against this cruelty and have mercy on them.

Summary prepared by The Review of Religions

'breaker of the cross'. Christianity was at its strength at the time and Muslims were also going over to Christianity. It was to combat this that God sent the Promised Messiah(as). Hazrat Mirza Ghulam Ahmad(as) said:

'At present, proponents who support this disorder of Christianity have gone to the very extreme in their writings. So when unjust and vigorous allegations have been levelled against the true concept of God's unity, and upon the chastity, dignity and truth of the Noble Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, and upon the divine origin of the Book of Allah, would the jealousy of Allah Almighty not demand that he be sent from on high who was to come and break the cross? Has God Almighty forgotten His promise "Verily, We Ourself have sent down this Exhortation, and most surely We will be its Guardian"? Verily, remember that the promises of God are true. In accordance with His promise, He has sent a warner to the world, and while the world has not accepted him, God Almighty will surely accept him and demonstrate his truthfulness with immensely powerful onslaughts. I tell you truthfully that in accordance with the promise of God Almighty, I have appeared as the Promised Messiah; accept if you will, or reject me if you so please. But remember, your denial will amount to nothing. Whatsoever God has willed shall indeed come to pass, because God Almighty has already revealed to me, as recorded in Barahin-e-Ahmadiyyah:

[Translation] "The prophecy of Allah and His Messenger has been fulfilled at its duly appointed time and whatever God had willed was bound to happen."'

His Holiness(aba) said that Muslims also wonder why the advent of the Promised Messiah(as) was necessary, yet at that time the state of the Muslims themselves had also deteriorated. The Promised Messiah(as) states:

'These people fail to understand this and state: 'What about us is un-Islamic? We proclaim "There is none worthy of worship except Allah" and also observe the Prayers, we fast during the days of Ramadan, and pay the Zakat.' However, I declare that all of these actions of theirs are not good deeds in the true sense. They are a mere shell that is empty of the kernel. For if their actions were good deeds in the deeper sense, why do they not bring about positive results? Good deeds are characterised by the quality of being pure from all forms of corruption and adulteration. But where can such qualities be found in these people? I can never accept that a person be a righteous believer who performs good works, yet he should be an enemy of the godly; yet these people refer to me as being irreligious and an atheist, and have no fear of God.'

His Holiness(aba) said that the Promised Messiah(as) explained that the times called for the advent of the Promised Messiah(as) due to the deterioration that had spread. He said that even the opposition he faced in fact helped his

take advantage of whatever opportunities of sacrifice we have been given. We must also express our love for the Promised Messiah(as) on account of the fact that he is a representative of the Holy Prophet(sa). The Promised Messiah(as) gave much advice to his community, saying that in order to fulfil this pledge of allegiance, one must recite the Holy Qur'an. He states,

'You can now see with your own eyes how people melodiously and beautifully recite the Holy Quran, but the Quran does not go deeper than their throats. Therefore, the Holy Quran, which is also named 'The Reminder', came in this early period to remind people of the hidden and forgotten truths and innate qualities within man. In light of the firm promise made by Allah the Exalted Most surely We will safeguard the Qur'an. Even in the present era, a teacher has come from heaven who is the awaited one, in fulfilment of the following verse:

"Among others from among them who have not yet joined them."

That man is the one who speaks to you now. Once again, I return to the prophecy of the Noble Messenger, peace and blessings of Allah be upon him, and say that it was this very era about which the Holy Prophet(sa) foretold that people would recite the Qur'an, but it would not go beyond their throats. Now our opponents—nay, those who disparage…is most unfortunate is that if a well-intentioned counsellor graciously seeks to advise them, they do not make the least effort to understand. So be it, but the least they can do is listen to the other person's point of view! But why would they bother? For this requires ears that are willing to hear. This also requires them to demonstrate patience and think well of others. If God Almighty had not turned to the earth with His grace, the religion of Islam would have also become lifeless, like a mere tale, just as the other religions have become. A dead Faith cannot give life to anyone, but Islam, in this day and age, is capable of granting life. It is the custom of Allah that He does nothing except through means—however, it is another matter as to whether we can observe them or not—but there is no question that God most certainly utilises means. In this manner, light descends from heaven and takes on the form of means when it reaches the earth. When Allah the Exalted found the era of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, plunged in darkness and misguidance, with dark clouds of wrongdoing and gloom sweeping over the earth in every direction, He raised the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, shining forth as a brilliant lamp from the mountains of Paran, to dispel the darkness, and to transform misguidance into guidance and virtue.'

Establishing the Superiority of Islam

His Holiness(aba) said that God was to send the Promised Messiah(as) to combat the disorders of the time and establish the superiority of Islam. It was thus in the narrations of the Holy Prophet(sa), the coming Messiah and Mahdi was called the

A Reflection of the Companions of the Holy Prophet(sa)

His Holiness(aba) said that the Promised Messiah(as) said to those who pledged allegiance to him that they should bear in mind that God said those who pledge allegiance to the Promised Messiah would resemble the companions of the Holy Prophet(sa), and so their examples must be adopted. The Promised Messiah(as) explained:

'Reflect over the sacrifices made by the companions of our Perfect Guide, for the sake of their God and Messenger. They were exiled, persecuted, made to bear all sorts of misfortune and gave their lives. However, they continued to advance with sincerity and devotion. So what was it that made them so truly devoted? It was the ray of the fervour of that true divine love which had penetrated their hearts. Therefore, no matter which Prophet one compares him to, the Holy Prophet(sa) cannot be matched, whether it be with respect of his teaching, his purification of souls, turning the hearts of his followers cold to the world, or valiantly sacrificing blood for the sake of truth. This is the rank of the companions of the Holy Prophet(sa). Moreover, the mutual love and affection that existed amongst them has been illustrated by Allah in two sentences:

"And He has put affection between their hearts. If thou hadst expended all that is in the earth, thou couldst not have put affection between their hearts, but Allah has put affection between them."

In other words, the affection between them could never be fostered even if a mountain of gold had been spent for this purpose. Now another community is that of the Promised Messiah(as), which is to develop within itself the hue of the companions.'

His Holiness(aba) further quoted the Promised Messiah(as) who states:

'God says that the people who will accompany the Promised Messiah(as) would stand shoulder to shoulder with the companions. The companions were those who sacrificed their wealth and homeland in the way of truth. They abandoned everything. Most would have heard the incident of Hazrat Abu Bakr, may Allah be pleased with him. On one occasion, when people were instructed to sacrifice their wealth in the way of God, he brought all the possessions he owned at home. When the Noble Messenger, peace and blessings of Allah be upon him, inquired of him as to what he had left at home, he said: 'I have left God and His Messenger at home.' Hazrat Abu Bakrra was a chief of Mecca who lead an ascetic life and wore the most simple clothes. So the companions may be considered as ones who were martyrs in the cause of Allah. For them, it was decreed that paradise lay beneath the shadow of swords. But we are not faced with such trying circumstances because for us it was decreed that there would be no war in the era of the Mahdi.'

His Holiness(aba) said that thus we must

in accordance with the Shari'ah or law of Islam as taught by the Holy Prophet(sa).

True Love & Devotion to the Holy Prophet(sa)

His Holiness(aba) said that today, the Ahmadiyya Muslim Community pledges allegiance to the same conditions and strives to spread the true message of Islam Ahmadiyyat to the world while establishing and maintaining true love for the Holy Prophet(sa).

His Holiness(aba) said that the Promised Messiah's(as) love for the Holy Prophet(sa) can be seen through the following excerpt:

'I always wonder how high was the status of this Arabian Prophet, whose name was Muhammad, (thousands of blessings and peace be upon him). One cannot reach the limit of his high status and it is not given to man to estimate correctly his spiritual effectiveness. It is a pity that his rank has not been recognised as it should have been. He was the champion who restored to the world the Unity of God which had disappeared from the world; he loved God in the extreme and his soul melted out of sympathy for mankind. Therefore, God, Who knew the secret of his heart, exalted him above all the Prophets and all the first ones and the last ones and bestowed upon him in his lifetime all that he desired. He is the fountainhead of every grace and a person who claims any superiority without acknowledging his grace is not a man but is the spawn of Satan, because the Holy Prophet has been bestowed the key to every exaltation and he has been given the treasury of every understanding.'

His Holiness(aba) said that in a similar manner, the Promised Messiah(as) has expressed his love and devotion to the Holy Prophet(sa) on numerous occasions. For example, at another instance, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad(as) said:

'The man who in his being and his attributes and his actions and through his spiritual and holy faculties set an example of perfection, in knowledge and action and in sincerity and steadfastness, and was called the perfect man was Muhammad [peace and blessings of Allah be on him]… The man who was most perfect as man and as Prophet, and came with full blessings, and who through a spiritual revival and resurrection manifested the first Judgement in the world and revived the dead world, that blessed Prophet, the Seal of the Prophets, the leader of the righteous ones, the pride of the Prophets, was Muhammad, the Chosen One [peace and blessings of Allah be on him]. Our Lord, send down on that beloved Prophet that mercy and blessing that Thou hast not sent down on anyone since the beginning of the world.'

His Holiness(aba) said that this is a glimpse into the love that Hazrat Mirza Ghulam Ahmad(as) had for the Holy Prophet(sa), as a result of which he was commissioned by God as the Promised Messiah and Mahdi tasked with the revival of Islam in the latter days as promised by God.

Mirza Ghulam Ahmad(as) published an announcement titled Tabligh in which he said,

'Another message that I wish to convey to the people at large, and to my Muslim brothers in particular, is that I have been commanded to receive an oath of allegiance (Bai'at) from seekers after truth who wish to acquire true faith and purity, and yearn to find the path to Allah's love, and want to give up their foul, slothful and false existence. Whosoever finds in himself the willingness to do this must come to me. I will be their comforter and will do my best to ease their burden. God will bless them through my prayers and my attention, provided they are ready heart and soul to abide by His conditions. This is a Divine command which I have hereby conveyed. The actual words of the revelation in Arabic are as follows:

[Translation] "When thou hast determined a matter then trust in Allah and build the Ark under Our eyes and according to Our instructions. Those who enter into covenant with thee enter into a covenant with Allah. Allah's Hand is above their hands."'

Celestial Signs of His Truthfulness

His Holiness(aba) said that thereafter, God manifested many worldly and heavenly signs. One of those signs was of the solar and lunar eclipse, which the Holy Prophet(sa) had identified as a sign for his Mahdi – the manifesting of a solar and lunar eclipse in the month of Ramadan. His Holiness(aba) noted that during this Ramadan as well, a lunar eclipse (which has already happened) and a solar eclipse will happen on the same days. However, this cannot be regarded as having the same veracity, as the eclipses at the time of the Promised Messiah(as) took place in both the East and the West, whereas the eclipses happening now are manifesting mostly in the West.

Announcement of the Ten Conditions of Bai'at

His Holiness(aba) said that on 12 January 1889, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad(as) announced the ten conditions of allegiance, which every person entering into the allegiance of the Promised Messiah(as) must fulfil and adhere to. These include avoiding associating partners with God (Shirk), abstaining from falsehood, fornication, debauchery, injustice, rebellion etc., not succumbing to one's' passions, giving full attention to the offering of prayers, offering pre-dawn voluntary prayers (tahajjud), seeking forgiveness, avoiding harming others, remaining loyal to God and content with His will, adhering to the commandments of the Holy Qur'an. These conditions also call for humility, generosity, meekness, and kindness while avoiding pride and haughtiness, giving precedence to faith over one's own wealth and life and serving the faith. Furthermore, it is a pledge to honour this vow to the Promised Messiah(as) until one's last breath and adhering to the teachings of the Promised Messiah(as), which are all

‘True Significance of the Promised Messiah Day’

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) on 21st March 2025 at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

After reciting Tashahhud, Ta‘awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that in two days, it will be 23 March, a date which holds special significance in the Ahmadiyya Muslim Community. This is because on 23 March 1889, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad(as), the Promised Messiah, took the first pledge of allegiance, thus initiating the Ahmadiyya Muslim Community.

His Holiness(aba) said that the advent of the Promised Messiah(as) was in accordance with the promises of the God Almighty and the prophecies of the Holy Prophet(sa). At the time of his advent, the ship of Islam was in tumultuous waters. Even today, from a religious, political and worldly sense, the Muslim world is in a pitiable state. Despite having wealth, they do not bear importance and dignity. The Promised Messiah(as) had great pain in his heart for the sake of Islam. There was no one at the time to defend Islam against the onslaughts, especially by the Christians. Many Muslims were abandoning their faith and leaving for Christianity. At that time, it was none other than Hazrat Mirza Ghulam Ahmad(as) of Qadian who stood like a soldier for the defense of Islam against all attacks.

Defending Islam Against the Onslaughts

His Holiness(aba) said that even before taking the pledge of allegiance from others, the Promised Messiah(as) penned a magnificent work titled Barahin-e-Ahmadiyya, which became quite renowned. It initially comprised four volumes in which he provided irrefutable responses to the opponents of Islam. These volumes were written in 1880, 1882 and 1884. He proved the Holy Qur’an to be the Word of God, to be unmatched, and he provided irrefutable evidence for the truthfulness of the Holy Prophet(sa). In fact, he gave a challenge and said that if someone could provide even a third or fourth of the arguments he presented to refute him, then he would give them 10,000 rupees as a reward – a large sum at the time. Effectively, the Promised Messiah(as) proved the truthfulness of Islam.

His Holiness(aba) at that time there were those who requested that he accept their pledge of allegiance, however he replied saying that he had not been instructed by God to do so at that time. Later, when he was commanded by God, then he accepted the pledge of allegiance. Later, God also told the Promised Messiah(as) to announce that he was the Promised Messiah and Mahdi.

His Holiness(aba) said that before accepting the pledge of allegiance, Hazrat

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کیرنگ اُڈیشہ کی طرف سے ماہانہ میٹنگ وکلو جمیعا کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ مائنکا گوڑا خوردہ اُڈیشہ کی طرف سے تبلیغی وتربیتی جلسہ کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد اُڈیشہ کی طرف سے وقارِ عمل کے انعقاد کی چند تصاویر

مجلس خدام الاحمدیہ وجے نگر کرناٹک کی طرف سے سرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد

Volume 8 JULY 2025 CE Issue 7

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

Inside the Issue
HUMAN RIGHTS

Published on 12th JULY 2025

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik
Manager: Mudassir Ahmad Ganai

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323Postal Registration No. GDP-046/2024-26

Annual Subscription: $220 (20/Copy) By Air $50 Weight : 40-100 gms/issue

PH: +91-1872-220139 Email: mishkatqadian@gmail.com